339

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۳

آن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ — قادیان

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

THE DAILY

AL FAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۰ روپے / ششماہی ۶ روپے / سہ ماہی ۳ روپے ۱۲ آنے / ماہانہ ۱ روپیہ ۴ آنے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۰ روپے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۵۵	مطابق ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء	یوم پنجشنبہ	۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ستمبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے آج صبح کی ٹرین سے باہر تشریف لے گئے۔

میاں جمیل الرحمٰن صاحب پسر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ان کی حالت بہت زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

آج رات کو محلہ دارالبرکات کے احمدی احباب کا حکام کشمیر کے خلاف احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ مفصل روئداد اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ کی راہ کو اختیار نہ کرنے والوں کا حسرتناک انجام

"بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مُرید ہیں۔ مگر وہ مُرید نہیں۔ وُہ پُورے زور سے تقوےٰ کی راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دُنیا کے گند اُن کے اندر ہیں۔ اور پُورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلاء کے وقت مَیں دیکھتا ہُوں۔ کہ وُہ گرے۔ وُہ گرے۔ پس درحقیقت اُن کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وُہ قیامت کو بھی میرے پاس آئیں۔ تو مجھے کہنا پڑیگا۔ کہ مجھ سے دُور رہو۔ کہ مَیں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔" (الحکم ۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

الفضل کی اعانت

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت خان بہادر چودھری نعمت خانصاحب ریٹائرڈ سشن جج نے تجمل حسین صاحب کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے ان کے نام اپنی گرہ سے تین ماہ کے لئے اخبار الفضل جاری کرا دیا ہے۔ احباب محترمہ موصوفہ کے لئے دعا فرمائیں اور اس سلسلہ میں اپنے فرض کو فراموش نہ کریں۔ (مینجر)

سپاس تعزیت

اس عاجز کے لڑکے کی ناگہانی وفات پر جن بزرگوں اور دوستوں نے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ عاجز ان سب کا تہِ دل سے شکر گزار ہے۔ اور دعا کا خواستگار ہے

چوں لختِ دلم مبشر احمد
پیوست بحق زما جدا شد
ایں حادثہ را الم فزا را
تاریخ مشیت خدا شد
۱۳۵۵

(خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ کھپور بنگلہ)

درخواست ہائے دعا

۱- والد محترم ملک نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جامکی ضلع سیالکوٹ بدستور بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین خالد قادیان

۲- اخویم ملک فضل حق صاحب کا لڑکا شمس الحق سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے۔ کہ کسی خطرناک بیماری کا اندیشہ ہے۔ اور ان کا لڑکا محمد امین بھی بیمار ہے۔ نیز میری والدہ عرصے سے مختلف امراض کا شکار ہیں۔ بچوں کے پے در پے صدمات سے وہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔ خاکسار ملک عبدالعزیز مولوی فاضل قادیان (۳) خاکسار کے والد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار احمد الدین چوکنانوالی ضلع گجرات (۴) مرزا مبارک بیگ صاحب رکلانور کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ بیمار ہیں احباب کرام ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔ خاکسار فضل حسین قادیان۔ (۵) ماسٹر عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر بیکوٹی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ آجکل بعارضہ دردِ کمر اور پیشاب کی رکاوٹ کے علیٰ گڑھ میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد الدین ڈپٹی پوسٹماسٹر سیالکوٹ (۶) مرزا محمد حیات صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عطاء اللہ جان قادیان (۷) عاجزہ کے شوہر مولوی سید حسام الدین احمد صاحب جمشید پور۔ ٹاٹانگر میں متواتر بیمار رہتے ہیں۔ نیز میری صحت بھی خراب ہے۔ احباب سے عاجزہ درخواست کرتی ہوں۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحت کی عطا فرمائے۔ خاکسار حسرت۔ بی بی۔ سونگڑہ۔ کٹک۔

(۸) احباب سے درخواست ہے۔ کہ میرے والدین کی تکالیف کے دفعیہ اور صحت کے لئے نیز میری ہمشیرہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔ میرے بھائی سید عبدالحمید نے امسال میڈیکل کا آخری امتحان اندور سے دینا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ سید محمد عبدالرحیم لدھیانوی

(۹) احباب کرام کی دعاؤں سے خاکسار کی اہلیہ کو اب نسبتاً آرام ہے۔ لیکن پوری صحت نہیں ہوئی۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ حافظ مبین الحق امرتسر (۱۰) احباب میرے تبلیغی اور تجارتی کاموں میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے والد صاحب اور اہل و عیال کے تسکین قلب کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حاجی احمد خان ایاز مبلغ اسلام بوڈاپسٹ۔ (۱۱) شیخ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بعارضہ اپنڈے سائی ٹس بیمار ہیں۔ ۲۴ر اگست میو ہسپتال لاہور میں اپریشن کیا گیا۔ تاحال ان کو سخت تکلیف ہے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالمنان لاہور

(۱۲) عاجز ایک عرصہ سے مالی مشکلات اور دنیوی مصائب میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ خاکسار شیخ فضل حق جنرل مرچنٹ بسلم (۱۳) خاکسار کی بہو کا ۲۸ر اگست کو جگر کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب بحالئے صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام محمد مینجر نصرت گرلز سکول قادیان۔

ولادت

۱- چوہدری عبدالمجید صاحب بی۔ اے (آنرز) رکن ادارہ "الفضل" کے ہاں ۲۱ر اگست کو خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولودہ اپنے والدین کے لئے برکت کا موجب ہو۔ (۲) حاجی عبدالقدوس صاحب شاہجہانپوری کے ہاں ۲۰ر اگست کو دو توام لڑکے اور حاجی محمد عقیل صاحب شاہجہانپوری کے گھر میں ۲۱ر اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار حبیب احمد کاتب قادیان۔ (۳) ۲۰ر اگست خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں خاکسار محمد یعقوب بہاول نگر۔ (۴) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۱۹ر اگست دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالکریم گڈس کلرک جہلم (۵) ۲۵ و ۲۶ر اگست کی درمیانی شب خاکسار کی ہمشیرہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولا کریم اسے صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ خاکسار شیخ خادم حسین نیازمند۔ شملہ

دعائے نعم البدل

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد کا چھوٹا بچہ رشید احمد ۲۸ر اگست کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعائے نعم البدل کریں۔

(خاکسار عبدالرحمن۔ قادیان)

احباب و عہدہ داران جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمانخانہ مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو اور پھر علیحدہ طور پر بھی تحریک بارہ جولائی کو جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ اس تحریک کا چندہ ۱۵ اکتوبر تک یکمشت یا تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے۔ توسیع مہمانخانہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال ہی کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ اس گرمی کی شدت میں سینکڑوں آدمی دھوپ میں مسجد کی چھتوں اور بازار اور گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔

الغرض کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے۔ جس کو پیچھے ڈالا جا سکے۔ ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپے کا سوال در پیش ہے۔ مہمانخانہ کی تعمیر چھت تک پہونچ چکی ہے۔ گارڈر اور ضروری مصالحہ اور مزدوری کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ الغرض ان سب کاموں کے لئے جو تحریک احباب اور جماعتوں میں بھجوائی ہوئی ہے۔ اس کے لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعتوں سے جلد چندہ فراہم کرکے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بروقت روپیہ نہ پہونچنے سے کام میں رکاوٹ پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے تشویش کا موجب ہو۔

(ناظر بیت المال قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

کشمیر کے احمدیوں کے متعلق بعض ریاستی حکام کا معاندانہ رویہ

ریاست کشمیر کے بعض حکام نے جماعت ہائے احمدیہ علاقہ کشمیر کے احمدیوں کے ایک مذہبی جلسہ کو روک کر جس عدل و انصاف اور تدبر و ہوشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ لیکن جوں جوں واقعات کے چہرہ سے نقاب اٹھ رہا ہے۔ احمدیوں کے متعلق ریاستی حکام کا معاندانہ رویہ بھی واضح ہوتا جا رہا ہے۔

اس وقت تک ہم اسی بات کا رونا رو رہے تھے۔ کہ جب حکام کو جلسہ کے انعقاد کی تاریخ سے کافی عرصہ قبل معلوم ہو چکا تھا۔ کہ فلاں مقام پر فلاں تاریخ کو احمدی جمع ہو کر جلسہ منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ مگر حکام نہیں چاہتے تھے۔ کہ جلسہ منعقد ہو۔ تو پھر کیوں انہوں نے ممانعت کا حکم جلسہ کے متعلق انتظامات کئے جانے سے قبل نہ دیا۔ بلکہ عین اس وقت نوٹس جاری کیا۔ جبکہ بہت کچھ اخراجات اٹھانے کے بعد نہ صرف ضروری انتظامات کئے جا چکے تھے بلکہ جلسہ میں شمولیت کے لئے دور دراز کے احمدی روانہ بھی ہو چکے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ حکام یہ تو جانتے ہی تھے۔ کہ جلسہ کی ممانعت کی وجہ سے احمدیوں کو روحانی اور قلبی تکلیف ہو گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کوشش کی۔ کہ احمدی مالی نقصان بھی اٹھائیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر انہوں نے بالکل آخری وقت میں جلسہ کی ممانعت کا حکم نافذ کیا۔

حکام کا یہی طریق عمل صریح جانبدارانہ بلکہ معاندانہ ہے۔ لیکن ستم بالائے ستم یہ کہ قبل اس کے کہ اس ممانعت کی اطلاع احمدیوں تک پہونچتی۔ اور اس کے متعلق عام اعلان کیا جاتا۔ اس علاقہ کے ذیلداروں کو اطلاع دے دی گئی۔ کہ احمدیوں کو مقام جلسہ ہاری پاریگام میں پہونچنے سے روکیں اور کسی احمدی کو کسی طرف سے وہاں نہ آنے دیں۔ ریاستی ذیلداروں کو جن کے ظلم و ستم کی داستانیں زبان زد خاص و عام ہیں۔ ایسے مواقع قسمت سے۔ چنانچہ ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تین ذیلداروں نے مختلف راستوں میں بعض احمدیوں کو روک کر پیٹا۔ اور سارے علاقے میں اودھم مچا دیا۔ اگر ان احمدیوں کو یہ بتا دیا جاتا۔ کہ حکومت نے جلسہ منعقد کرنے سے روک دیا ہے۔ اور تمہیں وہاں جانے کی اجازت نہیں تم واپس چلے جاؤ۔ تو احمدی بلا عذر واپس چلے جاتے۔ لیکن چونکہ یہ بات ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ کہ حکومت ان کے مذہبی جلسہ کو روک دے گی۔ اور ممانعت کی انہیں آخری وقت تک کوئی اطلاع نہ پہونچی تھی۔ اس لئے جب راستہ میں ان کو روکا گیا۔ تو وہ حیران رہ گئے۔ اور جب انہوں نے روکنے کی وجہ پوچھی۔ تو روکنے والے پیٹنے لگ گئے۔

یہ سب کچھ اس حکومت میں ایک امن پسند اور پابند قانون جماعت کے افراد کے ساتھ کیا گیا۔ جس کا دعوٰے ہے۔ کہ وہ کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔ اور اس کی حدود میں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ دیدہ دانستہ لاپرواہی کہو یا کوتاہی۔ وہ تو حکام کی تھی۔ کہ انہوں نے اگر کسی بہانہ کی بنا پر احمدیوں کو مذہبی جلسہ کرنے سے روکنا ہی تھا۔ تو وہ پہلے سوئے رہے۔ اور عین اس وقت جاگے جب کہ جلسہ میں شمولیت کے لئے لوگ گھروں سے روانہ ہو چکے تھے۔ اور دور دراز کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہونچ رہے تھے۔ لیکن اس کا خمیازہ بیچارے احمدیوں کو مالی جسمانی اور روحانی طور پر اٹھانا پڑا۔ ایک باقاعدہ منصف مزاج اور غیر جانبدار حکومت میں اس قسم کی ناانصافی کے لئے یقیناً وہ افسر قابل مواخذہ ہوتے۔ جن پر اس کی ذمہ واری عائد ہوتی۔ اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ مہاراجہ بہادر کی حکومت اس کے متعلق وہ طریق اختیار کرتی ہے۔ جو اس کی نیک نامی کا موجب بن سکے۔ یا اس کے برعکس۔

اس نوٹس کے علاوہ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سری نگر کے نام جلسہ منعقد نہ کرنے اور دو ماہ تک تحصیل پلوامہ کی حدود میں نہ جلسہ کرنے اور نہ لیکچر دینے کے متعلق جاری کیا ضلع اننت ناگ کے سب ڈویژن مجسٹریٹ پنڈت بلہ کاک صاحب نے بھی ایک نوٹس جاری کیا۔ جو یہ ہے:۔

"نوٹس زیر دفعہ (۱۴۴ ضابطہ فوجداری)

ہرگاہ ہمارے نوٹس میں آگیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ تحصیل پلوامہ میں اس قسم کے لیکچر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جن سے نقص امن عامہ میں سخت خلل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور فرقہ وارانہ یا فرقہ اہل اسلام کے آپس میں تصادم اور نقص امن کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں پنڈت بلہ کاک در سب ڈویژن مجسٹریٹ ضلع اننت ناگ باستعمال اختیارات جو کہ مجھے اس بارہ میں حاصل ہیں۔ حکم دیتا ہے۔ کہ اندر حدود تحصیل پلوامہ جماعت کا کوئی شخص یا کوئی شخص جس کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہو عرصہ میعادی دو ماہ کے لئے کسی قسم کا لیکچر نہ کرے۔ اور نہ کرنے کا مجاز ہو گا۔ بصورت خلاف ورزی حکم ہذا کے خلاف ورزی کنندہ حکم ہذا قانونی سلوک کا مستوجب ہو گا۔ یہ حکم میرے دستخط سے جاری ہوا۔ تحریر ۶ بھادروں ۱۹۹۳"

اس نوٹس کو پڑھ کر سوائے اس کے کیا کہا جائے۔ کہ یک نہ شد دو شد۔ مگر سوال یہ ہے کہ احمدیان کشمیر کا مذہبی جلسہ تو اس لئے روک دیا گیا۔ کہ بعض مخالفین احمدیت کی طرف سے اس موقعہ پر فتنہ و فساد پیدا کرنے کا احتمال تھا۔ اور حکام ریاست نے فتنہ پردازوں کے منہ میں قانون کی لگام دینے کی بجائے امن پسند اور پابند قانون احمدیوں کے خلاف اپنے اختیارات کی نمائش کر کے اپنی قابلیت کا ثبوت دیا۔ لیکن تحصیل پلوامہ کی حدود میں دو ماہ تک احمدیوں کو لیکچر دینے سے روک دینے کا یہ بہانہ کہ "نقص امن عامہ میں سخت خلل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور فرقہ وارانہ یا فرقہ اہل اسلام کے آپس میں تصادم اور نقص امن کا اندیشہ ہے" قطعی ناقابل فہم ہے۔ کیونکہ اس سے قبل آج تک اس علاقہ میں کسی احمدی کا لیکچر "نقص امن عامہ میں سخت خلل" چھوڑ ذرہ خلل بھی پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا۔ تو کیا یک ۶ بھادروں ۱۹۹۳ بکرم کو کونسا تغیر آگیا۔ کہ اس وقت سے لے کر دو ماہ تک تحصیل پلوامہ میں ہر احمدی کا لیکچر امن عامہ کے لئے بم کا گولہ ثابت ہو گا۔ اور اس کی زد سے اپنی پیاری رعایا کو بچانے کے لئے پنڈت بلہ کاک صاحب نے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں دیکھا۔ کہ "نوٹس زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری" جاری کر کے احمدیوں کو لیکچر دینے سے روک دیں۔

پھر دو ماہ کے بعد پنڈت بلہ کاک صاحب کو کس طرح اطمینان حاصل ہو سکیگا۔ کہ اب احمدی امن عامہ میں نقص پیدا کرنے والے نہیں۔ بلکہ پہلے کی طرح ہی اب بھی پابند قانون اور امن پسند ہیں۔ اگر اس کے لئے کوئی میعاد مقرر کر دیا جائے۔ اور وہ معقولیت پر مبنی ہو۔ تو احمدی آج بھی اس کے مطابق اپنے آپ کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

وہ ریاستی حکام جو جماعت احمدیہ کے متعلق ایسا غیر منصفانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں ان سے تو ہمیں توقع نہیں۔ کہ ہماری کسی معقول سے معقول بات کی طرف بھی توجہ کریں۔ البتہ ہم افسران بالا اور مہاراجہ صاحب بہادر سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ غیر مآل اندیش حکام کی احمدیوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی کو روکیں۔ تاکہ ان کی حکومت ایک مذہبی جماعت پر ظلم و ستم کرنے کی وجہ سے بدنام نہ ہو۔

احمدی مجالس کے متعلق ایک ضروری امر

(حضرت میر محمد اسحٰق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کے قلم سے)

ہندوستان میں لوگ مجلس کی رونق قائم رکھنے کے لئے مختلف قوموں فرقوں اور اشخاص کے متعلق لطائف بیان کرنا مفید اور ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے کبھی مراثیوں۔ جلاہوں۔ ملانوں اور حافظوں کے لطائف بیان کئے جاتے ہیں۔ اور کبھی کشمیریوں۔ پٹھانوں اور سکھوں کے قومی خصائل پر گفتگو کی جاتی ہے۔ اور کبھی سید مغل قریشی اور راجپوتوں کے نقائص بیان کئے جاتے ہیں۔ اور سامعین ایسی گفتگو دلچسپی سے سنتے اور لطف اٹھاتے ہیں۔ اور اس سے مجلس کی رونق اور آراستگی میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ ہم احمدیوں کی مجلسوں میں قطعاً اس قسم کے قصے اور لطائف بیان نہیں ہونے چاہئیں۔ اور اگر کوئی بھائی غلطی سے اس قسم کی گفتگو شروع کردے۔ تو اُسے مناسب طریق سے روک دینا چاہیئے۔ کیونکہ احمدی جماعت کسی خاص قوم کے افراد کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ تو ایک ایسی مذہبی جماعت ہے جس میں دُنیا کی ہر قوم کے لوگ شامل ہیں۔ اس میں شیخ۔ مغل۔ پٹھان۔ سید اور قریشی بھی ہیں۔ اس میں ہندوستانی پنجابی۔ بنگالی۔ کشمیری اور افغان بھی ہیں۔ نیز اس میں عیسائیوں۔ ہندوؤں سکھوں کے علاوہ ہندوستان کی تمام ہریجن اقوام سانسی۔ چوہڑوں اور چماروں میں سے آکر لوگ داخل ہوئے ہیں۔ غرض کوئی قوم کوئی جماعت کوئی ذات کوئی پیشہ اور کوئی نسل ایسی نہیں۔ جس کے افراد اس پاک برادری میں شامل ہوکر ہمارے بھائی نہ بن چکے ہوں۔ اس لئے ہم احمدیوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ مراثیوں کے قصے شروع کردیں کیونکہ مراثیوں میں سے بھی بہت سے لوگ۔ ہمارے سوز مخلص اور ایسے اعلیٰ نمونہ کے قائم کرنے والے بزرگ ہیں۔ کہ جن کی خدمتوں اور قربانیوں کو دیکھکر رشک آتا ہے۔ اور نہ ہم جلاہوں کے لطائف بیان کریں۔ کیونکہ اس برادری کے بھی بہت سے افراد ہمارے مکرم اور مخلص بھائی ہیں۔ کہ جن کے کارناموں پر سیادت قربان ہو رہی ہے۔ نیز ہمیں ملانوں اور حافظوں کی حرص وطمع اور حلوہ خوری کے مشہور لطیفے بھی بیان نہیں کرنے چاہئیں۔ کہ یہی لوگ تو ہمارے استاد ہمارے معلم ہمیں انسان بنانے والے ہیں۔ اور نمازوں میں یہی تو ہمارے پیش امام ہوتے ہیں۔ اسی طرح کشمیریوں کے لطائف ان کی بزدلی کی کہاوتوں سے اپنی مجلس کو رونق دینے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔ کہ اس قوم کے ہزاروں افراد ہمارے بزرگ ہمارے خورد اور ہمارے عزیز بھائی ہیں۔ غرض وہ برادری جس میں مراثی جولاہے سید مغل پٹھان وغیرہ سب شامل ہوں۔ اس کی مجلسوں میں کس طرح ایک احمدی کو یہ جرأت ہوسکتی ہے۔ کہ وہ کسی خاص قوم کے لطائف بیان کرے۔ جبکہ بہت ممکن ہے۔ کہ مجلس میں سے وہ شخص جو خاص طور پر اس کا مخاطب ہو۔ وہی اس قوم کا ایک فرد ہو۔ پس علاوہ اس کے کہ قومی طعن اور نسبی تحقیر اسلام میں ناجائز اور حرام ہے۔ احمدی جماعت کے افراد کے مجموعہ پر نظر کرتے ہوئے تو قطعی حرام اور حتمی ممنوع ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ ہمارے احباب آئندہ اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔ کیونکہ جب تک پورے قصد اور پختہ عزم سے اس بات کی پابندی نہ کی جائے گی۔ بہت ممکن ہے کہ عادت کی وجہ سے ہم ایسے لطائف وظرائف بیان کرنے میں مشغول ہو جائیں۔

اس موقعہ پر ایک سچا واقعہ بطور مثال کے بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ تاکہ احباب کو معلوم ہوجائے کہ اس میدان میں بے احتیاطی سے قدم رکھنا کتنا خطرناک ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک صاحب جو احمدیت کے درخشندہ گوہر اور عالم باعمل تھے۔ ایک دفعہ لاہور میں مقیم تھے۔ کہ ان کی دعوت لاہور کے ایک دوست نے کی۔ مگر اس دوست کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ صاحب فلاں قوم کے ہیں۔ اس لئے جب مہمان کے آگے کھانا چنا گیا۔ اور مہمان نے کھانا شروع کیا۔ تو اتفاقاً برسبیل تذکرہ دوران گفتگو میں مہمان کے کسی ہم قوم شخص کا ذکر آگیا۔ جس سے اس دوست کو کوئی تکلیف پہونچی تھی۔ بس پھر کیا تھا۔ اُس دوست نے بجائے اس خاص شخص کی شکایت کرنے کے اس کی قوم کی ہجو شروع کردی۔ کہ یہ قوم ہی ایسی ہے۔ ویسی ہے۔ اور ان لوگوں میں یہ یہ نقائص اور یہ یہ خرابیاں ہیں۔ اور یہ ایسے ہیں۔ اور یہ ویسے ہیں۔ غرض خوب پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔ اب وہ صاحب جو مدعو تھے۔ سر نیچا کئے ہوئے سب کچھ سن رہے ہیں۔ اور پسینہ پسینہ ہو رہے ہیں نہ لقمہ نگلا جاتا ہے۔ نہ اُگلا جاتا ہے پھر اس پر بس نہیں۔ بلکہ یوں کہنا شروع کیا۔ کہ مرد تو مرد اس قوم کی عورتیں ایسی ہوتی ہیں۔ ویسی ہوتی ہیں۔ اب یہاں پہونچ کر تو مہمان کی حالت بالکل غیر ہوگئی۔ اور غضب یہ کہ اس ساری گفتگو میں مخاطب وہی مہمان ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ ہر فقرہ کے جواب میں ہاں۔ ہوں۔ جی۔ ٹھیک۔ اور بجا وغیرہ کہے۔

ناظرین خود ہی انصاف فرمائیں۔ کہ ہم لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ برادری کے افراد ہوکر بھائی بھائی بن چکے ہیں۔ کس طرح ہماری مجلسوں میں قوموں پر طعن پیشوں کی تحقیر اور نسب پر آوازے کسے جاسکتے ہیں؟ کیا کوئی شخص اپنے بھائی باپ اور بیٹے کے نسب پر طعن کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ گوشت اور خون کے بھائیوں کا تو اتنا لحاظ رکھا جائے۔ مگر وہ جو روح دین اور مذہب سے ہمارے بھائی ہیں ان پر ہم ٹھٹھے اڑائیں۔ اور کیا یہ حیرتناک امر نہیں۔ کہ نعوذ باللہ دنیا میں جمع ہو کر جو ہمارا بھائی ہو۔ اس کی قومیت اور ذات اور پیشہ کو تو ہم طعن سے بچائیں مگر جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء میں جمع ہوکر جو لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی قومیت اور پیشہ کا ذکر ہماری خوش طبعی کا شغلہ ہو۔ وائے ایسی مجلس پر اور افسوس ایسے بھائی چارہ پر۔ پس میں بڑے ادب سے ہر احمدی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ یہ عادت بالکل چھوڑ دے۔ کہ اس سے سوائے اپنے عزیز بھائیوں ہاں اپنے گوشت پوست کے بھائیوں سے زیادہ عزیز بھائیوں کی دلآزاری کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں۔ دیکھو مسلمان تو وہ ہے۔ کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہٖ ویدہٖ یعنی جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے اس کے مسلمان بھائی محفوظ رہیں

ذکر و فکر

احمدی نوجوانوں سے خطاب

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

اے احمدی نوجوانو! اے جماعت کے نونہالو! اے طالبعلمو اور اے پیارے بچو تمہارے مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وصیت میں تم سے منجملہ کئی مطالبات کے حسب ذیل مطالبہ بھی کیا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ تم نہ صرف اس کو ہمیشہ اپنے ذہن میں مستحضر رکھو گے۔ بلکہ پوری ہمت سے اس پر عمل بھی کرو گے۔ اور وہ فرمان حضور علیہ السلام کا یہ ہے کہ "**اپنی پاک قوتوں کو ضایع مت کرو**" (الوصیت)

پس اپنی جوانی طاقت اور صحت کی قدر کرو اور کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے تمہارے کام کرنیکی طاقت اور سلسلہ کی خدمت کی قوت کمزور ہوجائے دراصل تمہارا کھانا پینا ورزش اور سیر و تفریح سب اسی لئے ہیں کہ تمہارے اندر کام کرنیکی سٹیم اور بجلی پیدا ہو۔ اور جس قدر اس سٹیم اور بجلی کو تم محفوظ رکھو گے اتنی ہی عمدہ خدمت اپنی جوانی میں خدا تعالیٰ کے دین کی کرسکو گے۔ ورنہ بڑھاپے میں سو کچھ [illegible] مشکل سے [illegible] ہے جو جوانی [illegible] خدمت [illegible] (اسمٰعیل [illegible])

طوافِ کعبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کشف اپنی تعبیر کے لحاظ سے پورا ہو چکا ہے

(۳)

سابقہ مضمون کا خلاصہ

مخالفین کے اس اعتراض کے جواب میں کہ اگر حضرت مرزا صاحب واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیحیت و مہدویت کے عہدہ پر سرفراز ہو کر مبعوث کئے گئے ہیں۔ تو انہوں نے کیوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنیهما۔ بیت اللہ کا حج نہ کیا۔ "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ اول تو اس حدیث کو راوی نے او۔ او کے الفاظ استعمال کرکے یعنی یہ کہکر کہ یا یوں ہوگا۔ یا یوں خود مشکوک کر دیا ہے۔ پھر اگر یہ حدیث درست بھی ہو۔ تو یہ مسیح موعود کی علامت نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح ابن مریم کے متعلق کشفی رنگ میں گزشتہ زمانہ کا آپ نے ایک واقعہ دیکھا۔ جیسا کہ کشفی رنگ میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی ازرق میں اور حضرت یونس علیہ السلام کو وادی ہرشی میں اور مختلف ستر انبیاء کو وادی روحاء میں تلبیہ کہتے۔ اور بیت اللہ کا بہ نیت حج قصد کرتے دیکھا ؛

پھر یہ بھی بتایا جا چکا ہے۔ کہ اگر اس امر کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اور کہا جائے۔ کہ یہ حدیث مسیح موعود کے وجود میں ہی پوری ہونی ضروری ہے۔ تو چونکہ پیشگوئیاں بعض دفعہ خلفاء اور جانشینوں کے عہد میں پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کسی آئندہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خلیفہ حج بیت اللہ کرے اور اس طرح اس کا حج کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حج کرنا سمجھا جائے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا۔ کہ خزائن الارض کی چابیاں آپ کو دی گئیں۔ مگر وہ آپ کے خلفاء کو دی گئیں۔ لیکن چونکہ خلفاء کوئی علیحدہ وجود نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں مدغم تھے۔ اس لئے ان کے ہاتھ پر کسی پیشگوئی کا پورا ہونا یا انہیں خزائن الارض کی چابیاں ملنا عنداللہ ایسا ہی ٹھیرا۔ جیسا کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خزائن الارض کی چابیاں ملیں۔ اسی طرح اگر کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خلیفہ حج کرلے تو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو سکتی ہے ؛

اس کے بعد چوتھا امر یہ بتایا گیا تھا کہ ممکن ہے۔ معترض کہدیں۔ کون اتنے سال انتظار کرتا رہے۔ اگر پیشگوئی اس وقت پوری نہیں ہوئی۔ تو ہم کیسے خیال کر سکتے ہیں۔ کہ آئندہ زمانہ میں پوری ہو۔ تو گو یہ اعتراض علم دین سے صریح ناواقفیت کا ثبوت ہوگا۔ لیکن ایسے معترضین کو ہم بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ احادیث میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خود حج نہ کر سکے لیکن اس کی طرف سے اس فریضہ کو کوئی دوسرا شخص ادا کردے۔ تب بھی اس کا حج ہو سکتا ہے۔ اس کے عین مطابق ایک صاحب حضرت حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے حج کیا۔ اور اس طرح سنجیدہ طبع مخالفین کے لئے ہر صورت میں اعتراض کرنے کا دروازہ بند ہو گیا۔ لیکن ان لوگوں کا چونکہ کوئی علاج نہیں۔ جن کا شیوہ ہی اعتراض کرنا ہے۔ اس لئے آئے دن وہ اس امر کے متعلق بیہودہ اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔

اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حج کے متعلق ایک اور پہلو سے نظر ڈالی جاتی ہے۔

حج کے لئے ضروری شرائط

وہ لوگ جنہیں شریعت اسلام سے واقفیت ہے۔ جانتے ہیں۔ کہ حج ان ارکانِ اسلام میں سے نہیں۔ جس کا بجا لانا ہر حالت میں ہر شخص کے لئے لازمی ہو۔ بلکہ جس طرح زکوٰۃ کا حکم بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ جس طرح رمضان کے روزوں کا حکم بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ اسی طرح حج کا حکم بھی بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے ان شرائط کا اجمالی رنگ میں قرآن مجید میں یوں ذکر آتا ہے۔ کہ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنوں پر حج فرض ہے۔ مگر انہی کے لئے جو بیت اللہ تک پہونچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اس استطاعت میں کئی چیزیں شامل ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر میں سواری اور زادِ راہ کا ذکر فرمایا ہے۔ بعض بزرگوں نے صحت کو بھی لازمی شرط قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو تفسیر ابن مسعود زیر آیت ہذا) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عملاً بتا دیا کہ حج کے لئے راستہ کا پُر امن ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاھرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یھودیا وان شاء نصرانیا (الدارمی) یعنی جس شخص کو کسی واقعی احتیاج یا کسی ظالم حکمران یا کسی سخت مرض نے نہیں روکا۔ اور بغیر حج کے فوت ہو گیا۔ اُسے اختیار ہے۔ کہ خواہ یہودی ہو کر مرے۔ خواہ نصرانی ہو کر۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حج ہر مسلمان پر فرض نہیں۔ بلکہ حج اسی شخص پر فرض ہوتا ہے۔ جو اپنے پاس اتنا زادِ راہ رکھتا ہو۔ کہ نہ صرف اپنے حج کے اخراجات پورے کر سکے۔ بلکہ اپنے بیوی بچوں اور اہل و عیال کے نفقہ کیلئے بھی ان کے گزارہ کے مطابق روپیہ چھوڑ جائے۔ پھر ضروری ہے۔ کہ اس کی صحت اچھی ہو۔ راستہ پُر امن ہو۔ اور کسی قسم کے مالی اور جانی نقصان کا اُسے احتمال نہ ہو۔ اور یہ وہ شرائط ہیں۔ جو نہ صرف ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہیں بلکہ غیر احمدیوں کے نزدیک بھی مسلّم ہیں۔ چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء کو اخبار "انقلاب" نے جو "حج نمبر" شایع کیا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ "فرضیتِ حج کے شرائط یہ ہیں :۔

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) بلوغ (۴) امن راہ (۵) استطاعت زاد راہ و سواری (۶) صحت ضروری و عادی (۷) عورتوں کے لئے وجودِ زوج یا محرم"

مخالفین کی عجیب ذہنیت

پس جبکہ حج کی ادائیگی کے لئے شریعت نے بعض شرائط مقرر کی ہیں۔ تو یہ اعتراض کرنے سے پیشتر کہ حضرت مرزا صاحب نے کیوں حج نہ کیا۔ مخالفین کو چاہیئے۔ کہ وہ غور کریں۔ کہ کہیں وہ اس انسان پر تو نہیں اعتراض کر رہے۔ جو بعض شرائطِ ضروریہ کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حج کے لئے نہیں گیا ؟ ورنہ اُس کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی اس قدر عظمت تھی۔ کہ وہ بے اختیار ہو کر کہتا ہے ؎

جسمی یطیر الیک من شوقٍ علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

کہ میرا جسم اُس محبت کی وجہ سے جس نے میری رُوح پر کامل غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ اے خدا کے رسول تیرے پاس اڑ کر پہنچنا چاہتا ہے اے کاش میرے اندر قوتِ پرواز ہوتی اور میں اپنے اس ارادہ کو عملی جامہ پہنا سکتا ؛

مگر ان کے مدنظر چونکہ لوگوں کو اشتعال دلانا ہے۔ نہ کہ حقیقتِ حال کو معلوم کرنا۔ اس لئے وہ شریعت کی قائم کردہ حدود کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے حج کیوں نہ کیا ؛

حالانکہ اگر کسی شخص میں وہ شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔ جو حج کے لئے ضروری ہیں۔

تو اس کا ان کی پروا نہ کرتے ہوئے حج کے لئے چلا جانا ہرگز قابل تعریف کام نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور ایک گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس طرح وہ شخص مجرم ہے۔ جو عید کے دن روزہ رکھتا ہے جس طرح وہ شخص گنہگار ہے۔ جو سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کے وقت نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی مجرم اور گنہگار ہے۔ جو ایسی حالت میں حج کے لئے جاتا ہے۔ جبکہ وہ شرائط اس میں مفقود ہیں جن کا حج پر جانے والے کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ مگر افسوس دشمنان سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے وقت کہ آپ نے کیوں حج نہ کیا۔ اس بات کو قطعاً نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ آپ میں حج کی شرائط نہ پائی جاتی تھیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انہیں خدا اور اس کے رسول کی قائم کردہ حدود کی کوئی پروا نہیں۔ وہ قشر کے شوقین اور چھلکے کے متلاشی ہیں۔ مگر اس مغز اور رُوح کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ جس کے بغیر خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عمل مقبول نہیں ہوسکتا۔ جس طرح قربانیوں کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ کہ اسے گوشت اور خون نہیں پہونچتا۔ بلکہ تقویٰ پہونچتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بغیر ضروری شرائط پائے جانے کے حج کے لئے چلا جاتا ہے۔ اور پھر یہ امید رکھتا ہے۔ کہ خدا اس سے راضی ہو۔ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بغیر تقوےٰ اور اخلاص کے ایک بکرا قربانی دے کر یہ امید رکھے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس قربانی کو قبول فرمائے گا۔ غرض بے شک حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اور اس سے ہمیں قطعاً انکار نہیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ حج کے لئے بعض شرائط ہیں۔ اور چونکہ ان میں سے بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نہ پائی گئیں۔ اس لئے آپ نے حج نہ کیا اور چونکہ وہ شرائط خدا اور اس کے رسول نے ہی مقرر کی ہیں۔ اس لئے شریعت کے لحاظ سے آپ پر کوئی الزام عائد نہیں ہوسکتا۔

امن راہ کی شرط کا مفقود ہونا

ان شرائط میں سے جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔ ایک شرط امن راہ بھی ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے یہ شرط پوری نہ تھی۔ راستہ کیا خود مکہ معظمہ میں آپ کے لئے امن کی کوئی صورت نہ تھی۔ کیونکہ علماء آپ کے قتل کا فتوےٰ دے چکے تھے۔ یہانتک کہ مکہ کے علماء نے بھی لوگوں کو یہ کہکر قتل پر برانگیختہ کیا۔ کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔

ایک اعتراض کا جواب

مخالفین سلسلہ کے سامنے جب ہماری طرف سے یہ بات پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ کہدیتے ہیں راستہ کا پُر امن نہ ہونا آپ کے لئے حج کرنے میں ہرگز مانع نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ آپ کا الہام تھا کہ واللہ یعصمک من الناس۔ یعنی خدا تعالیٰ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھیگا۔ پھر اس وعدۂ حفاظت کے باوجود آپ نے کیوں حج نہ کیا لیکن یہ سراسر نادانی اور جہالت کی بات ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر خدا تعالیٰ کے حضور کس کا درجہ ہوسکتا ہے۔ آپ سے بھی یہ وعدہ تھا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ لیکن آپ کو بھی دشمنوں اور مخالفوں کے حملوں سے بچنے اور ان کے قتل کے منصوبوں سے محفوظ رہنے کے لئے ظاہری سامانوں اور احتیاطوں سے کام لینا پڑا۔ کیا مکہ سے راتوں رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر سے نکلنا اور ایک غار میں جا ٹھہرنا اس لئے نہ تھا۔ کہ وہ کفار جنہوں نے آپ کی جان لینے کی سازش کی تھی۔ ان کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اگر یہی وجہ تھی۔ اور یقیناً یہی تھی۔ تو وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ رستہ کے خطرات کی موجودگی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حج کے لئے چلے جانا چاہئے تھا۔ اگر وہ بچتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ خود ان کی حفاظت کرتا۔ وہ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر بھی زبان اعتراض دراز کرتے ہیں جبکہ آپ کو اپنی حفاظت کے لئے مکہ معظمہ چھوڑ کر راتوں رات چلے جانا پڑا۔ در اصل خدا تعالیٰ کے انبیاء جہاں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت پر سب سے بڑھکر ایمان رکھتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے استفادہ حاصل کرنے کی بھی سب سے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ اور کبھی اسباب اور احتیاطوں کو ترک کرکے خدا تعالیٰ کا امتحان لینے کی جرات نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے جو لوگ ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اپنی نادانی اور جہالت کا پورا پورا مظاہرہ کرتے ہیں

وعدۂ حفاظت کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احتیاط

پھر جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو واللہ یعصمک من الناس کا الہام ہوا اسی طرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ وعدہ دیا گیا تھا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ مگر آپ بھی باوجود اس وعدۂ حفاظت کے کبھی احتیاط کے پہلو کو ترک نہ کرتے۔ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ سے ظاہر ہے۔ کہ آیت کریمہ واللہ یعصمک من الناس ابتدائے ایام نبوت میں جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے نازل ہوئی تھی۔ مگر اسی درمنثور میں یہ بھی لکھا ہے کہ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج بعث معہ ابوطالب من یکلؤہ یعنی جب آپ مکان سے باہر نکلتے تو ابوطالب آپ کے ساتھ کچھ آدمی حفاظت کے لئے کر دیتے تھے۔ اسی طرح ثابت ہے کہ بعض دفعہ جنگ میں آپ نے دوہری زرہ بھی پہنی ہے۔ حالانکہ اگر وعدۂ حفاظت کے بعد ہر قسم کی احتیاط سے کام لینا ناجائز ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ میں دوہری زرہ پہنکر کیوں تشریف لے جاتے۔

قرآن مجید کے متعلق حکم

پھر قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ حفاظت طور پر فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ یعنی ہم نے ہی قرآن مجید اُتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اس حفاظت اور صریح وعدہ کے لوگوں کو قرآن مجید حفظ کراتے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ نھیٰ ان یسافر بالقرآن الی ارض العدوّ (بخاری) کہ آپ قرآن کو لیکر دشمن کی زمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرماتے۔ اس لئے کہ کہیں دشمن اس پر قابو پاکر اسے ضائع نہ کر دیں۔ حالانکہ جب قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ہم اس کے محافظ ہیں۔ تو ایک ظاہر بین کی نگاہ میں اس قسم کی احتیاط ہرگز نہیں کرنی چاہئے تھی مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے مختار ذاتی سے ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور باوجود وعدہ مل جانے کے وہ احتیاط کے پہلو کو ترک نہیں کرتے۔ اسی لئے صلح حدیبیہ کے موقع پر جب قریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کو لیکر آپ حج کے ارادہ سے نکلے۔ تو کئی منزلیں طے کرنے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد حدیبیہ کے مقام پر کفار سے صلح کر کے اس سال بغیر حج کئے واپس آگئے۔ کیونکہ کفار حج کے راستہ میں مزاحم تھے۔ مگر حیرت ہے علماء خود تو مکہ معظمہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واجب القتل ہونے کے فتاوےٰ لاتے اور تمام ممالک میں شائع کرتے ہیں۔ اور پھر یہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ اور طرفہ یہ کہ اس نہ جانے کو شریعت کی نافرمانی قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ عین شریعت کے منشاء اور اس کی حدود کے مطابق ہے۔ اور کوئی سلیم العقل انسان اس پر اعتراض نہیں کرسکتا

کمزور صحت

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت بھی کمزور رہتی۔ کیونکہ دوران سر کا شدید عارضہ آپ کو لاحق تھا۔ اور یہ امر جہازی سفر میں مانع ہے۔ پس چونکہ نہ تو راستہ پُر امن تھا۔ اور نہ آپکی صحت جہازی سفر برداشت کر سکتی تھی۔ اس لئے آپ حج کیلئے نہ جاسکے اور ایسی حالت میں حج کیلئے نہ جانا شریعت سے معمولی واقفیت رکھنے والے انسان کے نزدیک بھی قابل اعتراض امر نہیں۔

کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی زکوٰۃ دی

پھر کہا گیا ہے کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر میں ایک دفعہ بھی زکوٰۃ دی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ اعتراض کرنا۔

کہ باوجودیکہ اللہ تعالےٰ نے فرمادیا تھا ووجدک عائلاً فاغنیٰ کہ خدا نے تجھ کو غنی کر دیا ہے۔ پھر بھی آپ نے کبھی زکواۃ نہ دی جہالت ہے۔ کیونکہ آپ کے پاس کبھی مال سال بھر جمع ہی نہیں رہا۔ کہ اس پر زکواۃ فرض ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اعتراض کرنا۔ کہ آپ نے حج کیوں نہ کیا۔ جبکہ راستہ پُرخطر اور آپ کی صحت کمزور تھی۔ کیوں جہالت اور نادانی نہیں ؛

کشف کی تعبیر

اب جبکہ یہ حقیقت واضح ہوگئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حج نہ کرنا کوئی قابلِ اعتراض امر نہیں اور حدیث والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء بھی اپنے ظاہری معنوں کے لحاظ سے درست تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ فج الروحاء کوئی میقات نہیں۔ تو غور کرنا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔ کہ مسیح موعود فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیگا دراصل یہ ایک کشف ہے۔ اور کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوا کرتا ہے۔ اور اس کی تعبیر جو معبرین نے لکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ من رائی انہ حج اواعتمر فانہ یعیش عیشاً طویلاً ویقبل امورہ (تعطیر الانام جلد ۲ صفحہ ۱۰) یعنے جو شخص یہ دیکھے کہ اس نے حج یا عمرہ کیا ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ وہ لمبی عمر پائے گا۔ اور اس کی باتیں قبول کی جائیں گی ؛

اسی طرح لکھا ہے۔ ان الاحرام تجرد فی العبادۃ وخروج من ذنوب فانہ یدل علی سحمۃ (کتاب الاشارات فی علم العبادات جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ برحاشیہ تعطیر الانام جلد ۱) کہ رویا میں احرام باندھنے سے مراد عابد بننا یا گناہوں سے نکلنا ہے کیونکہ احرام حصول رحمت پر دلالت کرتا ہے پھر لکھا ہے۔ من رائ کانہ یلبی فی الاحرام فانہ یظفر ویأمن خوف الغالب (منتخب الکلام برحاشیہ تعطیر الانام جلد ۱ صفحہ ۲۲۸) کہ جو شخص خواب میں یہ دیکھے کہ وہ احرام کی حالت میں لبیک کہتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرے گا۔ اور اس پر کوئی غالب نہیں آسکے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ خواب میں خواہ انسان اپنے متعلق دیکھے یا اس کے متعلق کوئی اور دیکھے کہ اس نے حج یا عمرہ کیا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہوگی۔ کہ (۱) اللہ تعالےٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا۔ (۲) اس کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ (۳) وہ خدا تعالےٰ کا کامل عبد بنے گا۔ (۴) وہ اپنے دشمنوں پر پوری طرح غلبہ واقتدار حاصل کرے گا۔ یہاں تک کہ کسی کو یہ جرأت نہ ہوگی۔ کہ اس کے مقصد میں حائل ہوسکے۔ چنانچہ یہ سب باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی درازیٔ عمر

بیان کردہ تعبیر کا پہلا جزو یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو لمبی عمر عطا فرمائیگا ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو باوجود اس بات کے کہ دنیا آپ کی مخالف تھی۔ علماء آپ کے متعلق جوازِ قتل کا فتوےٰ دے چکے تھے۔ اور وہ صبح وشام انہی تجویزوں میں مستغرق رہتے تھے۔ کہ آپ کا نام ونشان دنیا سے معدوم کردیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو ۷۵ سال چھ ماہ اور دس دن عمر عطا فرمائی۔ یہ خدا تعالےٰ کا ایسا چمکتا ہوا نشان ہے۔ کہ اگر شخص تعصب سے خالی ہوکر اس پر غور کرے تو اسے آپ کی صداقت تسلیم کرنے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اس نشان کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ایک لمبا عرصہ قبل آپ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ لنحیینّک حیوٰۃً طیبۃً ثمانین حولاً او قریباً من ذالک (اربعین ۳ صفحہ ۳۲) کہ ہم تجھے ایک پاک اور آرام دہ زندگی عنایت کرینگے۔ اسی برس یا اس کے قریب قریب دنیا میں کوئی شخص نہیں جو بغیر خدا تعالےٰ سے خبر پائے تحدی کے ساتھ یہ بھی کہہ سکے۔ کہ وہ کل تک زندہ رہے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا کہ آپ کی عمر اسی برس سے چار یا پانچ سال کم یا زیادہ ہوگی۔ اور پھر الہام کے عین مطابق آپ کو عمر ملی۔ پس آپ کی درازیٔ عمر نے جہاں آپ کی راستبازی واضح کردی۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کشف کی بھی تصدیق کردی۔ جو ساڑھے تیرہ سو سال قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی درازیٔ عمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میں جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعوےٰ کیا۔ اور اب بوڑھا ہوگیا اور ابتدائے دعوےٰ پر بیس برس سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا۔ بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھ سے چھوٹے تھے فوت ہوگئے۔ اور مجھے اس نے عمر دراز بخشی۔ اور ہر ایک مشکل میں میرا متکفل اور متولی رہا۔ پس کیا ان لوگوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں۔ کہ جو خدا تعالےٰ پر افترا باندھتے ہیں؟“ (انجام آتھم)

قبولیت کا پھیلایا جانا

تعبیر کی دوسری شق یہ تھی۔ کہ مسیح موعود کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ اور اس کی باتیں لوگ قبول کریں گے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ یہ شق بھی نہایت آب وتاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی مخلص جماعت عطا فرمائی۔ جو اسلام کا درد اپنے سینہ میں رکھنے والی اور احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے والی ہے۔ یہ جماعت ابتداء میں بالکل تھوڑی تھی۔ مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ خبر دی جاچکی تھی۔ کہ مسیح موعود کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کے متبعین کے نفوس میں برکت دی۔ اور انہیں اس قدر بڑھایا کہ آج لاکھوں خدام آپ کے نام پر اپنی جانیں قربان کرنے والے موجود ہیں

خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے اس اعجاز کا ذکر کرتے ہوئے اپنی مشہور تصنیف حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔ ”میں ان لوگوں میں سے نہیں تھا۔ جن کا کسی وجاہت کی وجہ سے دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے۔ غرض کچھ بھی نہیں تھا۔ اور میں صرف احدٌ من الناس تھا اور محض گمنام تھا۔ اور ایک فرد بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ مگر شاذ ونادر ایسے چند آدمی جو میرے خاندان سے پہلے ہی سے تعارف رکھتے تھے۔ اور یہ وہ واقعہ ہے۔ کہ قادیان کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی اس کے برخلاف شہادت نہیں دے سکتا بعد اس کے خدا تعالےٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ایک دنیا کو میری طرف رجوع دلایا۔ اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے۔ اور آرہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں۔ جن کا میں شمار نہیں کرسکتا۔ اور با وجود یکہ چند مولویوں کی طرف سے رکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوع خلائق نہ ہو۔ یہاں تک کہ مکہ تک سے بھی فتوے منگوائے گئے۔ اور تقریباً دوسو مولویوں نے میرے پر کفر کے فتوے دیئے۔ بلکہ واجب القتل ہونے کے بھی فتوے شائع کئے گئے۔ لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے۔ اور انجام یہ ہوا کہ میری جماعت پنجاب کے تمام شہروں اور دیہات میں پھیل گئی۔ اور ہندوستان میں بھی جابجا یہ تخم ریزی ہوگئی۔ بلکہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریز بھی مشرف باسلام ہوکر اس جماعت میں داخل ہوئے۔ اور اس قدر فوج در فوج قادیان میں لوگ آئے کہ یکوں کی کثرت سے کئی جگہ سے قادیان کی سڑک ٹوٹ گئی۔ اس پیشگوئی کو خوب سوچنا چاہیئے۔ اور خوب غور سے سوچنا چاہیئے کہ اگر یہ خدا کی طرف سے پیشگوئی نہ ہوتی تو یہ طوفان مخالفت جو اٹھا تھا۔ اور تمام پنجاب اور ہندوستان کے لوگ مجھ سے ایسے بگڑ گئے تھے۔ جو مجھے پیروں کے نیچے کچلنا چاہتے تھے۔

ضرور تھا کہ وہ لوگ اپنی جان توڑ کوششوں میں کامیاب ہو جاتے اور مجھے تباہ کر دیتے۔ لیکن وہ سب کے سب نامراد رہے اور میں جانتا ہوں کہ ان کا اس قدر شور اور میرے تباہ کرنے کے لئے اس قدر کوشش اور یہ پُر زور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے میرے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ بلکہ اس لئے تھا کہ خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوں۔ اور تا خدا قادر جو کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا ان لوگوں کے مقابل پر اپنی طاقت اور قوت دکھلا دے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا۔ اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا۔ بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا"

(صفحہ ۲۵۰ و ۲۵۱)

تعلق باللہ کی رو سے بلند ترین مقام

تعبیر کی تیسری شق یہ تھی کہ مسیح موعود خدا تعالیٰ کی عبادت کرے گا۔ مگر وہ اپنی عبادت میں یگانہ روزگار ہوگا۔ یہ شق دراصل اس تعلق کو ظاہر کر رہی ہے جو مسیح موعود کا اللہ تعالیٰ سے ہے اور اس بات کو عیاں کرتی ہے کہ مسیح موعود کا مقام اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت اور اس کی عبادت اور اس کے عشق اور اس کی پرستش میں اس حد تک بلند ہوگا۔ کہ دنیا اس کو اپنے قیاس میں بھی نہیں لا سکتی۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"۔

(تذکرہ صفحہ ۵۸۶) اشارہ کرتا ہے اور اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:-

"میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں۔ جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے۔ قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آ سکتی۔ اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والی اونٹنیوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاکت کرو اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے۔ جس نے اس نونہال کو لگایا ہے اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے۔ اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو۔ اور اپنے امر کو ناامیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ۔ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا، پس اس نے جھوٹ بولا اور اپنے خدا کے غصہ کو بھڑکایا ہے"

(صفحہ ۱۸ تا ۲۱ ترجمہ عربی عبارت)

دشمنوں کے مقابلہ میں شاندار کامیابی

تعبیر کی چوتھی شق یہ تھی کہ مسیح موعود اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرے گا۔ اور کوئی اس پر غالب نہ آسکے گا ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوئی کیونکہ دنیا نے گو متحدہ طور پر آپکا مقابلہ کیا۔ مگر اس نے آپ کے مقابلہ میں بری طرح زک اٹھائی۔ کئی تھے جو عیسائیوں میں سے آپ کے مقابلہ کے لئے اٹھے۔ کئی تھے جو آریوں میں سے آپ کے مقابلہ کے لئے اٹھے کئی تھے جو مسلمانوں میں سے آپ کو مٹانے کا تہیہ کر کے کھڑے ہوئے مگر آج ان معاندین کے گھروں پر جا کر دیکھ لو۔ وہاں حسرت و لعنت برس رہی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام خدا تعالیٰ کے مسلسل انوار و برکات کا جلوہ گاہ ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی نذیر حسین دہلوی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ ڈاکٹر ڈوئی۔ آتھم اور دوسرے سینکڑوں معاندین کے نام بھی آج دنیا کو محض اس لئے یاد ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں ان کا ذکر آتا ہے ورنہ ان کے نام بھی دنیا بھولتی جا رہی ہے کہاں گئے اور کس غار میں سما گئے۔ ان کی شوکت ان کی حشمت ان کا دبدبہ اور ان کا رعب کس طرح خدا کے مسیح کے مقابلہ میں مٹ گیا اور کس طرح وہ نسیاً منسیاً ہو کر رہ گئے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی ہیبت کا ایک عظیم الشان نشان نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مٹانے والے خود مٹ گئے۔ آپ کو نابود کرنے کی خواہش رکھنے والے خود حرف غلط کی طرح معدوم ہو گئے۔ آپ کا نشان مٹانے والے خود بے نام و نشان ہو کر رہ گئے۔ یقیناً اگر چشم بصیرت وا ہو اگر تعصب نے کسی انسان کی آنکھ کو بالکل ہی اندھا نہ کر رکھا ہو تو وہ اقرار کرے گا کہ واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دشمنوں پر کامل غلبہ حاصل ہوا۔ اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے لائے ہوئے مقصد کو مٹا سکے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

۱۔ تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

۲۔ ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

۳۔ گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے

۴۔ مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

۵۔ شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے

۶۔ انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کشف پورا ہو گیا

غرض آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق اپنی کشفی آنکھ سے جن امور کو دیکھا تھا۔ وہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں اتنی وضاحت کے ساتھ پورے ہو چکے ہیں کہ اگر کوئی شخص تعصب سے علیحدہ ہو کر ان پر غور کرے۔ تو ممکن ہی نہیں وہ یہ اعتراض کر سکے کہ حضرت مرزا صاحب نے حج کیوں نہ کیا۔ مگر افسوس ظاہر پرست لوگ ہر بات کو ظاہر کی طرف ہی کھینچ کر لانا چاہتے ہیں اور اتنی موٹی بات کو بھی نہیں سمجھتے کہ کشوف کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کشف کو ظاہر پر محمول کیا جا سکتا ہو تو پھر تو کوئی شخص یہ بھی اعتراض کر سکتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی بے حرمتی کی۔ جب کہ عالم کشف میں آپ نے سونے کے کنگن پہنے یا نعوذ باللہ حضرت یوسف علیہ السلام نے شرک کا ارتکاب کیا جبکہ آپ نے رؤیا میں سورج چاند اور گیارہ ستاروں سے اپنے آپ کو سجدہ کرایا۔ مگر جس طرح عالم کشف میں سونے کے کنگن پہننا یا سورج چاند اور ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھنا تعبیر طلب تھا اور خدا تعالیٰ نے سونے کے دو کنگنوں سے دو جھوٹے

مدعیان نبوت اور سورج چاند اور ستاروں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین اور بھائی ثابت کئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کشفی حالت میں یہ دیکھنا کہ مسیح موعود حج کا احرام باندھے ہوئے ہے۔ تعبیر طلب تھا اور جیسا کہ معبرین نے لکھا تھا اس کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وہ تمام باتیں پائی گئیں۔ جو کسی ایسے شخص میں پائی جانی چاہئیں جس کے متعلق خواب میں دیکھا جائے۔ کہ اس نے حج کا احرام باندھا ہے۔ پس یہ حدیث آپ کے دعوے کے مخالف نہیں۔ بلکہ اس سے آپ کی صداقت اور راستبازی کھلے طور پر نمایاں ہو رہی ہے

اسلام کی منادی

پھر اگر فج الروحاء سے مسیح موعود کے احرام حج باندھنے کو مجازی لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو اس کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس صورت میں لیھلن کے معنے منادی کرنے کے ہوں گے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ اھلّ فلان بذکر اللہ اسے ساقع صوتہ (منجد) کہ اھلّ کے معنے اپنی آواز بلند کرنے کے ہیں۔ اور فج کے معنے راستہ کے ہیں۔ اور روحاء کے معنے راحت والے کے۔ اور راحت۔ اور امن اور سلامتی والا راستہ دنیا میں چونکہ اسلام ہی ہے۔ اس لئے اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ مسیح موعود دین اسلام کے راستہ میں اپنی کمر باندھیگا وہ اسلام کی منادی کرے گا۔ اور قرآن مجید کے فضائل و برکات سے لوگوں کو آگاہ کرے گا۔ یہی وہ خبر ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس کہہ کر دی۔ اور بتایا۔ کہ آخری زمانہ میں جب ایمان لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائے گا۔ مسیح موعود پھر لوگوں کو شریعت اسلام پر قائم کریگا۔ اور اسلام کی اشاعت اپنے حدّ کمال تک پہنچا دے گا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہزاروں حج کئے۔

اس تشریح کے مطابق بھی بلا دریغ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حج کیا۔ نہ ایک بلکہ ہزاروں حج کئے۔ کیونکہ آپ نے اسلام کی وہ خدمت سرانجام دی ہے جو تیرہ سو سال میں اور کوئی شخص نہ کرسکا۔ اسی لئے جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے سے ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کیوں حج نہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

"میں آپ کو اپنے تجربہ کی بنا پر بتاسکتا ہوں۔ کہ جس وقت وہ لوگ جو اپنے گھروں میں بیٹھ کر ایک منٹ کے لئے بھی خدا اور اس کے دین کی فکر نہیں کیا کرتے تھے۔ جن کے دن اور رات اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے تعیش میں خرچ ہوتے تھے۔ جنہوں نے اسلام کو اسی طرح علیحدہ چھوڑ دیا تھا۔ جس طرح کوفہ والوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کو جب وہ صرف حاجی کہلانے کے لئے اور لوگوں سے جھوٹی عزتیں حاصل کرنے کے لئے اپنی عمر میں سے صرف تین یا چار مہینے حاجی کے خطاب کے حصول کے لئے حج کے لئے جایا کرتے تھے۔ تو ہم دیکھتے تھے کہ نہ صرف حج کے دنوں میں بلکہ سال کے بارہ مہینوں میں اور نہ صرف دن کے وقت بلکہ رات کو بھی اور پھر اپنے لئے نہیں۔ بیوی بچوں کے لئے نہیں۔ دوستوں کے لئے نہیں۔ قوم کے لئے نہیں۔ ملک کے لئے نہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ صرف خدا اور اپنے رسول کے لئے۔ اسلام کی عزت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے۔ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ملت کے استوار کے لئے اپنی گھڑیوں کو کلی طور پر خرچ کیا کرتے تھے۔ آپ کے نزدیک وہ شخص جو حاجی کہلانے کے لئے اپنی عمر میں سے صرف تین مہینے گھر چھوڑ جاتا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہے۔ لیکن جو شخص ہر وقت ہی مکہ اور مکہ والے کے گرد گھوم رہا ہے۔ وہ حاجی نہیں ہے۔ صرف ظاہر بینوں کے ڈر کے مارے کہ وہ صرف چھلکے کو دیکھتے ہیں۔ اور مغز کو نہیں دیکھتے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ لیکن میری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے۔ کہ انہوں نے ہزاروں حج کئے۔ مگر میں ظاہر بین کو کس طرح دکھاؤں" (الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کہ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء کوئی مفہوم کوئی مطلب اور کوئی مقصد لے لیا جائے۔ کسی لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اعتراض عائد نہیں ہوسکتا۔ مگر افسوس مخالف اندھا دھند اعتراض کر دیتے ہیں۔ اور کبھی حقیقت پر غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ایک مخلص کا اخلاص نامہ

ایک مخلص دوست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور لکھتے ہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اگست پڑھا۔ اور اپنے دل سے دریافت کیا۔ کہ چند سالہ مومن بن کر خدا کی لعنت لینی ہے۔ یا دائمی مومن بن کر اللہ تعالےٰ کو راضی کرنا ہے۔ پیارے محبوب خدا! خدا تعالےٰ شاہد ہے۔ کہ ہر گوشہ دل سے یہی صدا آئی۔ کہ پیارے محبوب خدا کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے دنیا سے کوچ کر جانا چاہیئے۔ اور اخروی زندگی حاصل کرنی چاہیئے۔ چند روزہ زندگی کے لئے بے فائدہ سامان کر کے آخرت کو تباہ کرنا مومن کا کام نہیں۔ پیارے محبوب خدا میری آمدنی . . . . ہے۔ میرے ۹ بچے اور بیوی ہے۔ بڑا لڑکا دینی تعلیم مرکز میں حاصل کر رہا ہے جو وقف شدہ ہے۔ وصیت کے چندے کے علاوہ امانت تحریک جدید میں حصہ لیتا ہوں اخبارات سلسلہ کے چندے مزید برآں۔ میری خواہش جو کئی بار عرض کر چکا ہوں۔ یہ ہے کہ آمدنی مرکز میں روانہ کر دیا کروں۔ حضور صرف مناسب خرچ عطا فرما کر باقی سب تنخواہ دینی کام پر خرچ فرما دیا کریں۔ کاش حضور اجازت فرما کر میری خواہش پوری فرماتے

پیارے آقا! حضور نے پہلے سال ۳۰ روپے میرے لئے چندہ تحریک جدید معین فرمایا تھا جو یکمشت ادا کر دیا تھا۔ دوسرے سال ۴۰ روپے یکمشت ادا کر دیا تھا۔ اب بفضلہ تعالےٰ تیسرے سال کے لئے ۴۵ روپے کا وعدہ کر کے آج ۱۵ روپیہ تیسرے سال کے اعلان سے پہلے ادا کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

پیارے آقا میرے لئے دعا فرمائیں کہ حضور انور کے تیسرے سال کی تحریک جدید کے چندہ کے اعلان سے پہلے پہلے باقی تیس روپیہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ حال میں بیوی کو سپٹک فیور ہو گیا تھا جس پر کافی رقم خرچ ہوئی۔ الحمدللہ کہ حضور کی دعا سے بچ گئی۔ اب تبدیلی ہوئی ہے۔ جس پر ۶۵ روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ ورنہ فوراً ۴۵ ہی ادا کر دیتا۔ تاہم اعلان سے پہلے پہلے بقیہ ۳۰ روپے ادا کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ اور آئندہ کے لئے حضور کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حضور ضرور ثابت قدم پائیں گے۔ انشاء اللہ

جن احباب کے ذمہ دوسرے سال کے وعدہ کی رقم تا حال باقی ہے۔ حالانکہ سال میں سے ۹ ماہ گزر چکے۔ اور اب آخری سہ ماہی شروع ہے۔ ان سے التماس ہے۔ کہ جب ان کے دوسرے بھائی ان جیسی ہی مشکلات رکھتے ہوئے نہ صرف دوسرے سال کا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے ہیں۔ بلکہ تیسرے سال کے لئے وعدہ اور رقم حضور کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ تو انہیں بھی اس ماہ میں ہی اپنا نہ صرف دوسرے سال کا وعدہ مکمل طور پر ادا کرنا چاہیئے۔ بلکہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے بھی ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ تحریک جدید ایک امتحان ہے۔ جس میں ہر ایک احمدی کو کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ

مسلم لیگ بورڈ اور احرار کے ناجائز تعلقات

حضرت علامہ اقبال نے جب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت سے استعفیٰ دیا تھا۔ جسے بعد ازاں واپس لے لیا تھا۔ تو ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ احرار اور لیگ بورڈ کے دوسرے ارکان کا اتحاد بہ ظاہر کسی بلند اصول اور اعلیٰ مقصد پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار اس غرض سے لیگ بورڈ میں شامل ہو گئے۔ کہ انہیں ہنگامہ خیزی کے لئے کافی روپیہ ملتا جائے گا اور دو انفکار اصحاب کا بیان ہے کہ مسٹر جناح نے لاہور میں کئی مرتبہ مختلف اصحاب کے روبرو بیان کیا تھا کہ روپیہ کافی تعداد میں جمع کیا جائے گا۔ اور یہ مختلف صوبوں میں بقدر ضرورت تقسیم ہوگا۔ لیگ بورڈ کے دوسرے ارکان نے اس وجہ سے احرار کو ساتھ ملانا قبول کر لیا۔ کہ احرار پبلک مجلسوں کے ذریعہ سے ان لوگوں کے لئے وسیع پیمانے پر پروپیگنڈا کر سکیں گے اس لئے کہ پبلک جلسوں میں ہنگامہ خیزی و ہنگامہ آرائی ان کا خاص پیشہ ہے۔ اور گزشتہ دس بارہ برس کی مدت میں وہ اس پیشہ میں اچھی خاصی مشاقی حاصل کر چکے ہیں۔ یہی ایک دوسرے سے مختلف غرضیں ان دو مختلف الاصول۔ مختلف المقاصد۔ اور مختلف المسالک گروہوں کو عارضی طور پر ایک دوسرے سے قریب تر لے آئیں لیکن یہ سلسلہ یکجائی و قرب زیادہ دیر تک جاری رہتا نظر نہیں آتا لیگ بورڈ کے وہ اصحاب جو جماعت احرار میں شامل نہیں ہیں۔ اس وجہ سے احرار کی روش پر غیر مطمئن ہیں کہ انہوں نے آج تک کبھی لیگ بورڈ کا پروپیگنڈا نہیں کیا۔ بلکہ وہ جہاں گئے عوام کو احرار کے امیدواروں کی تائید پر آمادہ کرتے رہے۔ احرار اس وجہ سے غیر مطمئن ہیں کہ مسٹر جناح نے جن بڑی بڑی رقموں کا مختلف اوقات میں ذکر کیا تھا۔ وہ غالباً نہیں پہنچیں یا کم از کم احرار کے حوالے نہیں ہوئیں پھر وہ کیوں لیگ بورڈ کا پروپیگنڈا کریں؟ کیوں اپنی مستقل حیثیت کو نقصان پہنچائیں؟ لیگ والے کب تک ان کا ساتھ دیں گے؟ اگر انتخابات میں لیگ والوں کو ان کی خواہش کے مطابق کامیابی حاصل ہوگی۔ تو وہ خود وزارت سنبھالنے کی کوشش کریں گے اور احرار کو پیچھے پھینک دیں گے۔ لیکن اگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ تو احرار کو متہم کریں گے اور کہیں گے کہ انہوں نے روپیہ لینے کے باوجود کوئی کام انجام نہ دیا۔

فریقین کے ایک دوسرے کے متعلق یہ خیالات و افکار بجائے خود درست اور صحیح نظر آتے ہیں۔ اور جہاں اتحاد و اشتراک کسی بلند اصل اور پابند مقصد پر مبنی نہ ہو۔ وہاں ہمیشہ اسی قسم کے شبہات حقیقی اور دلی اتحاد کی راہ میں حائل ہوتے رہتے ہیں اتحاد پارٹی کے ساتھ ملک زمان مہدی خان کا شامل ہونا نظر بہ ظاہر صرف اس غرض پر مبنی تھا کہ اس پارٹی کے ذریعہ سے وزارت بہ آسانی مل جائے گی۔ جب اس غرض کی تکمیل کا راستہ قدرے لمبا نظر آیا۔ تو ملک صاحب جھٹ اتحاد پارٹی کو چھوڑ کر لیگ بورڈ میں چلے گئے۔ اس لئے کہ لیگ بورڈ میں نہیں سب سے بلند پوزیشن حاصل کر لینے کا موقعہ نظر آتا تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ لیگ بورڈ حصول وزارت کا زیادہ آسان طریقہ ہے۔ اگر واقعہ یہ نہ تھا تو کیا وجہ ہے کہ وزارت کا فیصلہ ملک صاحب کے خلاف ہوتے ہی وہ اتحاد پارٹی سے علیحدہ ہو گئے؟ اگر ہر فرد اسی نوع کی اغراض سامنے رکھ کر پارٹیوں کے ساتھ شامل ہونے یا علیحدہ ہو جانے کا سلسلہ جاری کرے تو چند افراد کا چند روز کے لئے بھی یکجا رہنا مشکل ہو جائے۔ لیکن اس بحث کو طول دینے کا یہ مقام نہیں۔

بعض تازہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ احرار پیچ و پیچ میں مبتلا ہیں وہ اس غرض سے لیگ بورڈ میں شامل ہوئے تھے۔ کہ انہیں ہنگامہ آرائی کے لئے کافی روپیہ مل جائے گا۔ لیکن لیگ بورڈ نے جو شرطیں امیدواروں کے لئے مقرر کی ہیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ لیگ بورڈ جن جن امیدواروں کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ انہیں فی کس پانسو روپیہ لیگ بورڈ کے فنڈ میں پروپیگنڈے کی غرض سے جمع کرنا پڑے گا۔ گویا احرار کو لیگ بورڈ سے روپیہ لینے کے بجائے روپیہ دینا ہوگا۔ اور یہ ایسی صورت ہے جسے احرار بہ رضا و رغبت قبول نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ روپیہ لینے کے عادی ہیں دینے کے عادی نہیں ہیں۔

”سول“ مظہر ہے کہ احرار اس پانسو والی شرط پر بہت ناراض ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس شرط کا مدعا محض یہ ہے کہ احرار کے امیدواروں کو میدان سے نکال دیا جائے۔ نہ ان میں سے کوئی پانسو روپیہ دے سکے۔ اور نہ لیگ بورڈ کا امیدوار بن سکے۔ اس کے برعکس لیگ بورڈ کے غیر احراری ارکان کا خیال ہے کہ بورڈ کو صحیح طور پر فعال بنانے کے لئے سرمایہ ضروری ہے۔ ہر امیدوار کو اپنے طور پر ہزاروں روپے صرف کرنے پڑتے ہیں۔ اگر وہ لیگ بورڈ کی امداد کی قیمت کے طور پر پانسو روپیہ بورڈ کو دے دے گا۔ تو کونسی قیامت آجائے گی۔

لیکن احرار کے روبرو مسئلہ کی صورت یہ نہیں۔ وہ روپیہ لینے کے عادی ہیں۔ دینے کے عادی نہیں ہیں۔ نیز اغلب ہے کہ وہ اپنے نمائندے زیادہ تعداد میں کھڑے کرنے کے خواہاں ہوں۔ اس صورت میں انہیں بہ حیثیت مجموعی بہت بڑی رقم بورڈ کے حوالے کرنی پڑے۔ اور اس طرح جس رقم کو وہ اپنے اور صرف اپنے پروپیگنڈے کے لئے رکھنا چاہتے ہوں وہ ملک برکت علی صاحب۔ ڈاکٹر غلام رسول صاحب بیرسٹر یا بعض دوسرے اصحاب کے ہاتھوں میں چلی جائے۔ اور احرار اسے اپنی مرضی کے مطابق لے کر خرچ نہ کر سکیں اس لئے کہ احرار کا ایک خاص شیوہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ جو رقم پبلک سے لیتے ہیں۔ اس کا حساب کتاب دینے پر کبھی راضی نہیں ہوئے۔ اور لیگ بورڈ کی طرف سے انہیں جو رقم ملے گی۔ اس کا حساب کتاب بہرحال باقاعدہ رکھنا لازم ہوگا۔ محض پانچ سات آدمیوں کی مخصوص ٹولی اسے اپنی مرضی کے مطابق خرچ نہ کر سکے گی۔

ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ احرار جس غرض کے لئے لیگ بورڈ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ غرض نظر بظاہر فوت ہو گئی ہے۔ لیگ بورڈ سے انہیں گراں قدر مالی امداد کی توقع تھی۔ لیکن اس کے برعکس بورڈ نے خود ان سے کافی روپیہ وصول کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ لہٰذا تفرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ احرار لیڈروں کا ایک غیر معمولی جلسہ آئندہ اتوار کو ہو رہا ہے۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا کہ ان حالات میں کیوں احرار لیگ بورڈ سے علیحدہ نہ ہو جائیں۔ دیکھیں اس جلسے میں کیا فیصلہ ہو۔ (انقلاب ۳۰ ر اگست)

قادیان محلہ دار الصحت میں نو مسلم بچوں کے سکول کا افتتاح

۳۰ ر اگست۔ زیر صدارت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سکول کی رسم افتتاح ادا ہوئی۔ جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مختصر افتتاحی تقریر فرمائی۔

بعد ازاں سکول کے طلبا کے لئے یونی فارم بنائی جانے کے بارے میں تحریک ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل بزرگان نے امداد فرمائی۔

(۱) حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اجوڑا۔ (۲) ملک مولا بخش صاحب اجوڑا۔ (۳) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اجوڑا۔ (۴) مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب اجوڑا۔ (۵) قاری غلام مجتبیٰ صاحب جنرل پریذیڈنٹ اجوڑا۔ (۶) چوہدری عبد الرحمن صاحب نمبردار ۳ جوڑے (۷) قاضی عبد السلام صاحب ۲ جوڑے۔ خاکسار گیانی محمد الدین انچارج سکول۔ قادیان۔

کلرکوں کی ضرورت

نظارت ہذا کو باہر سے کلرکوں کی مستقل اور عارضی آسامیوں کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ وہ دوست جنہوں نے سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں کام کیا ہوا ہو۔ انٹرنس پاس ہوں۔ اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھیجدیں۔ تا کہ موقعہ نکلنے پر ان کی درخواستیں بھیج دی جایا کریں ؛ ناظر امور عامہ قادیان

ایک محقق کی درخواست

مجھے احمدیت سے دلچسپی ہے۔ اور اس کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ غیر احمدی رشتہ داروں کے خوف سے کسی احمدی دوست کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی نہیں کر سکتا۔ والدین ذرا سے شبہ پر گھر سے نکال دیں گے۔ خود مفلس ہوں۔ اس لئے اگر کوئی صاحب میرے نام اخبار الفضل جاری کرا دیں تو بہت ممنون ہوں گا ؛

خاکسار م۔ ب

ایک غریب احمدیہ انجمن کی طرف سے "الفضل" کے اجراء کی درخواست

موضع بڈھانوں (ریاست پونچھ) میں احمدیوں کے صرف ۸-۹ گھر ہیں جو سب کے سب نہایت غریب ہیں۔ غیر احمدیوں کا بہت زور ہے۔ بوجہ مالی تنگی کے اخبار الفضل جاری نہیں کرا سکتے۔ اس لئے یہ جماعت درخواست کرتی ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب صدقہ جاریہ کے طور پر اخبار جاری کرا دیں تو اللہ تعالےٰ سے اجر پائیں گے ؛ خاکسار رفیق احمد آف راجوری عال قادیان

پتہ مطلوب ہے

سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ جنڈانوالہ لائلپور کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں اللہ دتا صاحب۔ میاں رحمت علی صاحب اور میاں امام الدین صاحب جنڈانوالہ سے علاقہ سندھ میں بغرض تلاش معاش چلے گئے ہیں۔ لیکن ان کا ٹھیک پتہ معلوم نہیں ہے۔ اس لئے اگر کسی دوست کو مندرجہ بالا احباب کا پتہ معلوم ہو۔ تو اس سے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی بتائیں۔ کہ وہ کس جماعت احمدیہ کے ساتھ شامل ہیں ؛ ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۳۱ اگست۔ آج سر عبدالرحیم صدر اسمبلی کی صدارت میں اسمبلی کے موسم خزاں کے اجلاس کا افتتاح ہوا۔ ممبروں میں چند ایک جدید ارکان نے حلف وفاداری اٹھایا۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں سے متعلق بل پیش کیا۔ بل پر اسمبلی ممبروں نے بحث کی۔ اس کے بعد مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التوا پر جو انگلستان اور ہندوستان میں آئی سی ایس کی نامزدگیوں کے متعلق حکومت ہند کے تازہ احکام کے خلاف تھی بحث ہوئی۔ رائے شماری پر یہ تحریک ۶۱ ارکان کی موافقت اور ۵۱ کی مخالفت سے منظور ہوئی۔ اور اجلاس اگلے دن پر ملتوی ہوا۔

لاہور ۳۱ اگست۔ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں چار ماہ تک شامل رہنے کے بعد احراری ٹولی نے مسلم لیگ پرداشنل پارلیمنٹری بورڈ سے قطع تعلق کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور مذہبی پارٹی کا اپنا انتخابی بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہنڈے ۳۱ اگست۔ اردن کی سرکاری فوج کو باغیوں نے الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر دوشنبہ تک اطاعت قبول نہ کی۔ تو بحر و بر اور فضا سے گولہ باری شروع کر دی جائے گی۔ اس الٹی میٹم کے بعد اردن کے میئر نے باشندوں سے کہا کہ شہر کو خالی کر دو۔ چنانچہ آج صبح ۶۰۰ عورتیں اور بچے سرحد فرانس کو عبور کر گئے۔

ایولینیو ۳۱ اگست۔ مسولینی نے ایک تقریر میں اطالوی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اطالویوں کو اس قدر طاقتور ہونا چاہیے۔ کہ ہر مشکل اور مصیبت کا مقابلہ کر سکیں۔ اٹلی چند گھنٹوں کے اندر ایک معمولی اشارہ سے اسی لاکھ جنگجو سپاہی میدان میں لا سکتا ہے۔

اوسلو ۳۱ اگست۔ حکومت روس نے حکومت ناروے سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ٹراٹسکی کو ملک بدر کر دیا جائے۔ ناروے کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ موجودہ حکومت پناہ دہی کے اصل کو برقرار رکھے گی اور اس بارے میں کسی کا اثر قبول نہ کرے گی۔

بورڈیو ۳۱ اگست۔ کورونا سے یہاں پہنچنے والے پناہ گزینوں کا بیان ہے۔ کہ ہسپانیہ میں ہر جگہ منظم طور پر لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ سرمایہ دار لوگوں پر مقدمات چلائے جاتے ہیں۔ اور عوام الناس کو بغیر مقدمہ کے قتل کر دیا جاتا ہے۔

سیول ۳۱ اگست۔ جنوبی کوریا میں ہلاکت خیز طوفان کی تباہ کاریوں سے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۱۰۴ اشخاص ہلاک اور ۱۰۲۸ مجروح ہوئے۔ اور ۲۷۴ مفقود الخبر ہیں۔

لاہور ۳۱ اگست۔ گذشتہ شب لاجپت رائے ہال میں آریہ سماجی ہندوؤں نے اچھوتوں کے اس جلسہ کے جواب میں جو ۲۳ اگست کو ہوا تھا۔ لالہ ہنسراج کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا۔ لاہور کے اچھوتوں کو جب اس امر کا علم ہوا۔ تو لاجپت رائے ہال میں پہنچ کر انہوں نے سٹیج پر قبضہ کر لیا۔

لزبن ۳۱ اگست۔ آج اردن پر باغی فوج کے حملہ کا پانچواں دن گذر چکا ہے لیکن ابھی سرکاری فوجوں کے پاؤں نہیں اکھڑے اور باغی پیدل رسالوں کو کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بیون ۳۱ اگست۔ سرکاری ایجنسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری فوج ہیوسکا کے دروازہ پر پہنچ چکی ہے۔ یہ شہر ریلوے کا سب سے اہم جنکشن ہے اور سارا گوسا کی شاہراہ پر واقع ہے۔ سرکاری فضائی بیڑے نے باغیوں کے ان دستوں پر جو ہیوسکا کی طرف جا رہے تھے۔ شدید بمباری کی۔ جس سے باغیوں کو شدید نقصان پہنچا۔

لزبن ۳۱ اگست۔ ۶۸ باغیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو ڈائنامیٹ سے بھری ہوئی ۱۴ لاریوں کو لے کر فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ ۴۷ کو اسی وقت گولیوں سے اڑا دیا گیا۔

میڈرڈ ۳۱ اگست۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت روس کی طرف سے بہت سے ہوائی جہاز ہسپانیہ میں بھیجے گئے ہیں۔ انہیں حکومت کی طرف سے باغیوں کے خلاف استعمال میں لایا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسری طرف اٹلی باغیوں کو مدد دے رہا ہے۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ صدر جمہوریہ کے سکرٹری نے اعلان کیا۔ کہ ساحل ہسپانیہ پر امریکہ کے ایک تباہ کن جہاز پر کسی نامعلوم طیارے کی طرف سے بم پھینکے گئے ہیں اس کے متعلق حکومت ہسپانیہ اور باغیوں سے احتیاط اندیشانہ طریق پر احتجاب کیا گیا ہے۔

لاہور ۳۱ اگست۔ آج صبح ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر کے ایل گابا کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ مسٹر کے اے حمید وکیل مسٹر گابا نے درخواست پیش کی۔ کہ اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے اور مسٹر گابا اس کے اجلاس میں شامل ہونا چاہتے ہیں اس لئے مقدمہ ۱۰ اکتوبر تک بغیر سماعت ملتوی کر دیا جائے۔ عدالت نے درخواست مسترد کر دی۔

کلمپونگ ۳۰ اگست۔ تبت سے آنے والے مسافروں کا بیان ہے کہ نیا دلائی لامہ دستیاب ہو گیا ہے۔ ابھی اس کے مقام کا نام صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

برگوس ۳۱ اگست۔ باغیوں کے مستقر کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سرکاری فوج نے کاربالن اور کیمیلو پر حملہ کیا تھا۔ لیکن ۶۰ مقتولین چھوڑ کر میدان سے پسپا ہو گئی۔ نیز بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سرکاری بحری جہاز کے تمام جہاز ران اور عہدیدار باغیوں سے جا ملے۔

ادیس آبابا ۳۱ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حبشی قزاقوں نے حبشہ میں کینیڈا اور نیوزی لینڈ کے دو مشنریوں کو قتل کر دیا۔

امرتسر ۳۱ اگست۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۹ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنہ ۳ پائی۔ دیسی کھانڈ ۸ روپے ۳ آنے سے ۹ روپے ۱۰ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے۔ چاندی دیسی ۴۹ روپے ۱۴ آنے۔

کلکتہ ۳۱ اگست۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لندن ایک روپیہ = ۱ شلنگ ۶ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرانک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ ۵/۸ روپے۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۳ مارک۔

بیت المقدس ۳۱ اگست۔ عرب فلسطین کی ہائی کمیٹی نے مصالحت کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کئی یوم کے اجلاسوں کے بعد مفاہمت کے لئے حکومت عراق کے سرکاری نمائندہ نوری پاشا کی ثالثی کو منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے عام ہڑتال ابھی جاری ہے۔ اور اسے عربوں کی ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کی کانفرنس کی منظوری کے بعد واپس لیا جائے گا۔

ماسکو ۳۱ اگست۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت روس کی طرف سے جلا وطن روسی لیڈر ٹراٹسکی کے ساتھیوں پر بہت مظالم ہو رہے ہیں۔ ان کے خلاف حکومت کے خلاف سازش کرنے کا الزام ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹراٹسکی کے چند ساتھی گولی سے اڑا دیئے گئے ہیں

برلن ۳۱ اگست۔ میڈرڈ میں جرمنی کا سفارت خانہ بند کر دیا گیا۔ حکومت نے عمارت پر پہرہ لگا دیا ہے۔

میڈرڈ ۳۱ اگست۔ سرکاری فوج نے جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور باغی پسپا ہو رہے ہیں۔ باغیوں کا ایک طیارہ جنگ میں گر کر تباہ ہو گیا۔

قاہرہ بذریعہ ڈاک۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ابن سعود والئے حجاز نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس شہروں میں ریڈیو لگانے کی اجازت دیدی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت حجاز نے مقامات مقدسہ میں ریڈیو لگانے کی ممانعت کر دی تھی۔

کانپور ۳۱ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں ایک تقریر کے دوران میں کانگرس کی حمایت کے لئے اپیل کی۔ بلدیہ کی طرف سے انہیں سپاسنامہ پیش کیا گیا کل پنڈت جی انجمن تحفظ حقوق شہریت کا تیام عمل میں لائیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

تارکا پتہ:- الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

غلام احمد قادیانی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
سہ ماہی ۲ روپے ۱۲/
ماہانہ - للہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ
الفضل

الفضل
قادیان
روزنامہ

THE DAILY
AL FAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ستمبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے آج صبح کی ٹرین سے باہر تشریف لے گئے۔

میاں جمیل الرحمٰن صاحب پسر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ان کی حالت بہت زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

آج رات کو محلہ دار البرکات کے احمدی احباب کا حکام کشمیر کے خلاف احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ مفصل روئداد اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ کی راہ کو اختیار نہ کرنے والوں کا حسرتناک انجام

"بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مُرید ہیں۔ مگر وُہ مُرید نہیں۔ وُہ پُورے زور سے تقوےٰ کی راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دُنیا کے گند اُن کے اندر ہیں۔ اور پُورے صِدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلاء کے وقت مَیں دیکھتا ہُوں۔ کہ وُہ گرے۔ وُہ گرے۔ پس درحقیقت اُن کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وُہ قیامت کو بھی میرے پاس آئیں۔ تو مجھے کہنا پڑیگا۔ کہ مجھ سے دُور رہو۔ کہ مَیں تمہیں شناخت نہیں کرتا"! (الحکم ۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء)

اخبارِ احمدیہ

الفضل کی اعانت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت خان بہادر چودھری نعمت خانصاحب ریٹائرڈ سشن جج نے تجمل حسین صاحب کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے ان کے نام اپنی گرہ سے تین ماہ کے لئے اخبار الفضل جاری کرا دیا ہے احباب محترمہ موصوفہ کے لئے دعا فرمائیں اور اس سلسلہ میں اپنے فرض کو فراموش نہ کریں ؛ (مینجر)

سپاسِ تعزیت اس عاجز کے لڑکے کی ناگہانی وفات پر جن بزرگوں اور دوستوں نے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ عاجز ان سب کا تہ دل سے شکرگزار ہے۔ اور دعا کا خواستگار ہے

چوں لختِ دلم مبشر احمد
پیوست بحق ز ما جدا شد
ایں حادثہ را لمہ فزا را
تاریخ مشیت خدا شد
۱۳۵۵

(خاکسار محمد احمد ایڈوو کیٹ کپور تھلہ)

درخواست ہائے دعا ۱- والد محترم ملک نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جامکی ضلع سیالکوٹ بدستور بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین خالد قادیان

۲- اخویم ملک فضل حق صاحب کا لڑکا شمس الحق سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے۔ کہ کسی خطرناک بیماری کا اندیشہ ہے۔ اور ان کا لڑکا محمد امین بھی بیمار ہے۔ نیز میری والدہ عرصے سے مختلف امراض کا شکار ہیں۔ بچوں کے پے در پے صدمات سے وہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک عبدالعزیز مولوی فاضل قادیان (۳) خاکسار کے والد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار احمد الدین چوکنانوالی ضلع گجرات (۴) مرزا مبارک بیگ صاحب رکلانور) کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ بیمار ہیں احباب کرام ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل حسین قادیان۔ (۵) ماسٹر عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر کوٹی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ آجکل بعارضہ دردِ کمر اور پیشاب کی رکاوٹ کے علی گڑھ میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد الدین ڈپٹی پوسٹماسٹر سیالکوٹ (۶) مرزا محمد حیات صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عطاء اللہ جان قادیان (۷) عاجزہ کے شوہر مولوی سید حسام الدین احمد صاحب جمشید پور۔ ٹاٹا نگر میں متواتر بیمار رہتے ہیں۔ نیز میری صحت بھی خراب ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحت کلی عطا فرمائے خاکسار حسرت بی بی۔ سونگڑہ۔ کٹک۔

(۸) احباب سے درخواست ہے۔ کہ میرے والدین کی تکالیف کے دفعیہ اور صحت کے لئے نیز میری ہمشیرہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔ میرے بھائی سید عبدالحمید نے امسال میڈیکل کا آخری امتحان اندور سے دینا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ سید محمد عبدالرحیم لدھیانوی (۹) احباب کرام کی دعاؤں سے خاکسار کی اہلیہ کو اب نسبتاً آرام ہے۔ لیکن پوری صحت نہیں ہوئی۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ حافظ مبین الحق امرت سر (۱۰) احباب میرے تبلیغی اور تجارتی کاموں میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے والد صاحب اور اہل و عیال کے تسکین قلب کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حاجی احمد خان ایاز مبلغ اسلام بوڈاپسٹ۔ (۱۱) شیخ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بعارضہ اپنڈے سائی ٹس بیمار ہیں۔ ۲۲ر اگست میو ہسپتال لاہور میں اپریشن کیا گیا۔ تاحال ان کو سخت تکلیف ہے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالمنان لاہور (۱۲) عاجز ایک عرصہ سے مالی مشکلات اور دنیوی مصائب میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ خاکسار شیخ فضل حق جنرل مرچنٹ ہسلم (۱۳) خاکسار کی بہو کا ۲۸ر اگست کو جگر کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب بحالیٔ صحت کے لئے دعا کریں خاکسار غلام محمد مینجر نصرت گرلز سکول قادیان۔

ولادت ۱- چوہدری عبدالمجید صاحب بی۔ اے (آنرز) رکن ادارہ "الفضل" کے ہاں ۲۰ر اگست کو خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولودہ اپنے والدین کے لئے برکت کا موجب ہو؛ (۲) حاجی عبدالقدوس صاحب شاہجہانپوری کے ہاں ۲۰ر اگست کو دو توام لڑکے اور حاجی محمد عقیل صاحب شاہجہانپوری کے گھر میں ۲۱ر اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار حبیب احمد کاتب قادیان۔ (۳) ۲۰ر اگست خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازی عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کریں خاکسار محمد یعقوب بہاول نگر۔ (۴) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۱۹ر اگست دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالکریم گڈس کلرک جہلم (۵) ۲۵ و ۲۶ر اگست کی درمیانی شب خاکسار کی ہمشیرہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولا کریم اسے صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ خاکسار شیخ خادم حسین نیانگل۔ شملہ

دعائے نعم البدل مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد کا چھوٹا بچہ رشید احمد ۲۸ر اگست کو فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل کریں؛ (خاکسار عبدالرحمٰن۔ قادیان)

احباب و عہدہ دارانِ جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمانخانہ مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو اور پھر علیحدہ طور پر بھی تحریک بارہ جولائی کو جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جاچکی ہے۔ اس تحریک کا چندہ ۱۵ اکتوبر تک یکمشت یا تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے۔ توسیع مہمانخانہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دوکانیں خریدی جاچکی ہیں مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال ہی کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ اس گرمی کی شدت میں سینکڑوں آدمی دھوپ میں مسجد کی چھتوں اور بازار اور گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔

الغرض کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے۔ جس کو پیچھے ڈالا جاسکے۔ ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپے کا سوال درپیش ہے۔ مہمانخانہ کی تعمیر چھت تک پہونچ چکی ہے۔ گارڈر اور ضروری مصالحہ اور مزدوری کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ الغرض ان سب کاموں کے لئے جو تحریک احباب اور جماعتوں میں بھجوائی ہوئی ہے۔ اس کے لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعتوں سے جلد چندہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بروقت روپیہ نہ پہونچنے سے کام میں رکاوٹ پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے تشویش کا موجب ہو؛

(ناظر بیت المال قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

کشمیر کے احمدیوں کے متعلق بعض ریاستی حکام کا معاندانہ رویہ

ریاست کشمیر کے بعض حکام نے جماعت ہائے احمدیہ علاقہ کشمیر کے احمدیوں کے ایک مذہبی جلسہ کو روک کر جس عدل و انصاف اور تدبر و ہوشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ لیکن جوں جوں واقعات کے چہرہ سے نقاب اٹھ رہا ہے۔ احمدیوں کے متعلق ریاستی حکام کا معاندانہ رویہ بھی واضح ہوتا جا رہا ہے۔

اس وقت تک ہم اسی بات کا رونا رو رہے تھے۔ کہ جب حکام کو جلسہ کے انعقاد کی تاریخ سے کافی عرصہ قبل معلوم ہو چکا تھا۔ کہ فلاں مقام پر فلاں تاریخ کو احمدی جمع ہو کر جلسہ منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ مگر حکام نہیں چاہتے تھے۔ کہ جلسہ منعقد ہو۔ تو پھر کیوں انہوں نے ممانعت کا حکم جلسہ کے متعلق انتظامات کئے جانے سے قبل نہ دیا۔ بلکہ عین اس وقت نوٹس جاری کیا۔ جبکہ بہت کچھ اخراجات اٹھانے کے بعد نہ صرف ضروری انتظامات کئے جا چکے تھے بلکہ جلسہ میں شمولیت کے لئے دور دراز کے احمدی روانہ بھی ہو چکے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ حکام یہ تو جانتے ہی تھے۔ کہ جلسہ کی ممانعت کی وجہ سے احمدیوں کو روحانی اور قلبی تکلیف ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کوشش کی۔ کہ احمدی مالی نقصان بھی اٹھائیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر انہوں نے بالکل آخری وقت میں جلسہ کی ممانعت کا حکم نافذ کیا۔

حکام کا یہی طریق عمل صریح جانبدارانہ بلکہ معاندانہ ہے۔ لیکن ستم بالائے ستم یہ کہ قبل اس کے کہ اس ممانعت کی اطلاع احمدیوں تک پہنچتی۔ اور اس کے متعلق عام اعلان کیا جاتا۔ اس علاقہ کے ذیلداروں کو اطلاع دے دی گئی۔ کہ احمدیوں کو مقام جلسہ ہاری پارگام میں پہنچنے سے روکیں اور کسی احمدی کو کسی طرف سے وہاں نہ آنے دیں۔ ریاستی ذیلداروں کو جن کے ظلم و ستم کی داستانیں زبان زد خاص و عام ہیں۔ ایسے مواقع قسمت سے۔ چنانچہ ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تین ذیلداروں نے مختلف راستوں میں بعض احمدیوں کو روک کر پیٹا۔ اور سارے علاقے میں اودھم مچا دیا۔ اگر ان احمدیوں کو یہ بتا دیا جاتا۔ کہ حکومت نے جلسہ منعقد کرنے سے روک دیا ہے۔ اور تمہیں وہاں جانے کی اجازت نہیں تم واپس چلے جاؤ۔ تو احمدی بلا عذر واپس چلے جاتے۔ لیکن چونکہ یہ بات ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ کہ حکومت ان کے مذہبی جلسہ کو روک دے گی۔ اور ممانعت کی انہیں آخری وقت تک کوئی اطلاع نہ پہونچی تھی۔ اس لئے جب راستہ میں ان کو روکا گیا۔ تو وہ حیران رہ گئے۔ اور جب انہوں نے روکنے کی وجہ پوچھی۔ تو روکنے والے پیٹنے لگ گئے۔

یہ سب کچھ اس حکومت میں ایک امن پسند اور پابندِ قانون جماعت کے افراد کے ساتھ کیا گیا۔ جس کا دعوٰے ہے۔ کہ وہ کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔ اور اس کی حدود میں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ دیدہ دانستہ لاپرواہی کہو یا کوتاہی۔ وہ تو حکام کی تھی۔ کہ انہوں نے اگر کسی بہانہ کی بناء پر احمدیوں کو مذہبی جلسہ کرنے سے روکنا ہی تھا۔ تو وہ پہلے سوئے رہے۔ اور عین اس وقت جاگے جب کہ جلسہ میں شمولیت کے لئے لوگ گھروں سے روانہ ہو چکے تھے۔ اور دور دراز کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہونچ رہے تھے۔ لیکن اس کا خمیازہ بیچارے احمدیوں کو مالی جسمانی اور روحانی طور پر اٹھانا پڑا۔ ایک باقاعدہ منصف مزاج اور غیر جانبدار حکومت میں اس قسم کی ناانصافی کے لئے یقیناً وہ افسر قابلِ مواخذہ ہوتے۔ جن پر اس کی ذمہ واری عائد ہوتی۔ اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ مہاراجہ بہادر کی حکومت اس کے متعلق وہ طریق اختیار کرتی ہے۔ جو اس کی نیک نامی کا موجب بن سکے۔ یا اس کے برعکس۔

اس نوٹس کے علاوہ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سری نگر کے نام جلسہ منعقد نہ کرنے اور دو ماہ تک تحصیل پلوامہ کی حدود میں نہ جلسہ کرنے اور نہ لیکچر دینے کے متعلق جاری کیا۔ ضلع اننت ناگ کے سب ڈویژن مجسٹریٹ پنڈت بلہ کاک صاحب نے بھی ایک نوٹس جاری کیا۔ جو یہ ہے:۔

"نوٹس زیر دفعہ (۱۴۴ ضابطہ فوجداری)

ہرگاہ ہمارے نوٹس میں آگیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ تحصیل پلوامہ میں اس قسم کے لیکچر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جن سے نقص امن عامہ میں سخت خلل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور فرقہ وارانہ یا فرقہ اہلِ اسلام کے آپس میں تصادم اور نقص امن کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں پنڈت بلہ کاک در سب ڈویژن مجسٹریٹ ضلع اننت ناگ باستعمال اختیارات جو کہ مجھے اس بارہ میں حاصل ہیں۔ حکم دیتا ہے۔ کہ اندر حدود تحصیل پلوامہ جماعت کا کوئی شخص یا کوئی شخص جس کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہو عرصہ میعادی دو ماہ کے لئے کسی قسم کا لیکچر نہ کرے۔ اور نہ کرنے کا مجاز ہوگا۔ بصورت خلاف ورزی حکم ہذا کے خلاف ورزی کنندہ حکم ہذا قانونی سلوک کا مستوجب ہوگا۔ یہ حکم میرے دستخط سے جاری ہوا۔ تحریر ۶ بھادروں سمت ۱۹۹۳ء"

اس نوٹس کو پڑھ کر سوائے اس کے کیا کہا جائے۔ کہ یک نہ شد دو شد۔ مگر سوال یہ ہے کہ احمدیانِ کشمیر کا مذہبی جلسہ تو اس لئے روک دیا گیا۔ کہ بعض مخالفین احمدیت کی طرف سے اس موقعہ پر فتنہ و فساد پیدا کرنے کا احتمال تھا۔ اور حکام ریاست نے فتنہ پردازوں کے منہ میں قانون کی لگام دینے کی بجائے امن پسند اور پابند قانون احمدیوں کے خلاف اپنے اختیارات کی نمائش کر کے اپنی قابلیت کا ثبوت دیا۔ لیکن تحصیل پلوامہ کی حدود میں دو ماہ تک احمدیوں کو لیکچر دینے سے روک دینے کا یہ بہانہ کہ "نقص امن عامہ میں سخت خلل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور فرقہ وارانہ یا فرقہ اہلِ اسلام کے آپس میں تصادم اور نقص امن کا اندیشہ ہے" قطعی ناقابلِ فہم ہے۔ کیونکہ اس سے قبل آج تک اس علاقہ میں کسی احمدی کا لیکچر "نقص امن عامہ میں سخت خلل" چھوڑ ذرہ خلل بھی پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا۔ تو کیا یک ۶ بھادروں سمت ۱۹۹۳ بکرم کو کونسا تغیر آگیا۔ کہ اس وقت سے لے کر دو ماہ تک تحصیل پلوامہ میں ہر احمدی کا لیکچر امن عامہ کے لئے بم کا گولہ ثابت ہوگا۔ اور اس کی زد سے اپنی پیاری رعایا کو بچانے کے لئے پنڈت بلہ کاک صاحب نے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں دیکھا۔ کہ "نوٹس زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری" جاری کر کے احمدیوں کو لیکچر دینے سے روک دیں۔

پھر دو ماہ کے بعد پنڈت بلہ کاک صاحب کو کس طرح اطمینان حاصل ہو سکیگا۔ کہ اب احمدی امن عامہ میں نقص پیدا کرنے والے نہیں۔ بلکہ پہلے کی طرح ہی اب بھی پابند قانون اور امن پسند ہیں۔ اگر اس کے لئے کوئی میعاد مقرر کر دیا جائے۔ اور وہ معقولیت پر مبنی ہو۔ تو احمدی آج بھی اس کے مطابق اپنے آپ کو ثابت کرنیکے لئے تیار ہیں۔

وہ ریاستی حکام جو جماعت احمدیہ کے متعلق ایسا غیر منصفانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں ان سے تو ہمیں توقع نہیں۔ کہ ہماری کسی معقول سے معقول بات کی طرف بھی توجہ کریں۔ البتہ ہم افسران بالا اور مہاراجہ صاحب بہادر سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ غیر مآل اندیش حکام کی احمدیوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی کو روکیں۔ تاکہ ان کی حکومت ایک مذہبی جماعت پر ظلم و ستم کرنے کی وجہ سے بدنام نہ ہو۔

احمدی مجالس کے متعلق ایک ضروری امر

(حضرت میر محمد اسحٰق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کے قلم سے)

ہندوستان میں لوگ مجلس کی رونق قائم رکھنے کے لئے مختلف قوموں فرقوں اور اشخاص کے متعلق لطائف بیان کرنا مفید اور ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے کبھی مراثیوں۔ جلاہوں۔ ملانوں اور حافظوں کے لطائف بیان کئے جاتے ہیں۔ اور کبھی کشمیریوں۔ پٹھانوں اور سکھوں کے قومی خصائل پر گفتگو کی جاتی ہے۔ اور کبھی سید مغل قریشی اور راجپوتوں کے نقائص بیان کئے جاتے ہیں۔ اور سامعین ایسی گفتگو دلچسپی سے سنتے اور لطف اٹھاتے ہیں۔ اور اس سے مجلس کی رونق اور آراستگی میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ ہم احمدیوں کی مجلسوں میں قطعًا اس قسم کے قصے اور لطائف بیان نہیں ہونے چاہئیں۔ اور اگر کوئی بھائی غلطی سے اس قسم کی گفتگو شروع کر دے۔ تو اُسے مناسب طریق سے روک دینا چاہیئے۔ کیونکہ احمدی جماعت کسی خاص قوم کے افراد کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ تو ایک ایسی مذہبی جماعت ہے جس میں دُنیا کی ہر قوم کے لوگ شامل ہیں۔ اس میں شیخ۔ مغل۔ پٹھان۔ سید اور قریشی بھی ہیں۔ اس میں ہندوستانی پنجابی۔ بنگالی۔ کشمیری اور افغان بھی ہیں۔ نیز اس میں عیسائیوں۔ ہندوؤں سکھوں کے علاوہ ہندوستان کی تمام ہریجن اقوام سانسی۔ چوہڑوں اور چماروں میں سے آکر لوگ داخل ہوئے ہیں۔ غرض کوئی قوم کوئی جماعت کوئی ذات کوئی پیشہ اور کوئی نسل ایسی نہیں۔ جس کے افراد اس پاک برادری میں شامل ہو کر ہمارے بھائی نہ بن چکے ہوں۔ اس لئے ہم احمدیوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ مراثیوں کے قصے شروع کر دیں کیونکہ مراثیوں میں سے بھی بہت سے لوگ ہمارے معزز مخلص اور ایسے اعلیٰ نمونہ کے قائم کرنے والے بزرگ ہیں۔ کہ جن کی خدمتوں اور قربانیوں کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ اور نہ ہم جلاہوں کے لطائف بیان کریں۔ کیونکہ اس برادری کے بھی بہت سے افراد ہمارے مکرم اور مخلص بھائی ہیں۔ کہ جن کے کارناموں پر سیادت قربان ہو رہی ہے۔ نیز ہمیں ملانوں اور حافظوں کی حرص وطمع اور حلوہ خوری کے مشہور لطیفے بھی بیان نہیں کرنے چاہئیں۔ کہ یہی لوگ تو ہمارے استاد ہمارے معلم ہمیں انسان بنانے والے ہیں۔ اور نمازوں میں یہی تو ہمارے پیش امام ہوتے ہیں۔ اسی طرح کشمیریوں کے لطائف ان کی بزدلی کی حکایتوں سے اپنی مجلس کو رونق دینے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔ کہ اس قوم کے ہزاروں افراد ہمارے بزرگ ہمارے خورد اور ہمارے عزیز بھائی ہیں۔ غرض وہ برادری جس میں مراثی جولاہے سید مغل پٹھان وغیرہ سب شامل ہوں۔ اس کی مجلسوں میں کس طرح ایک احمدی کو یہ جرأت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ کسی خاص قوم کے لطائف بیان کرے۔ جبکہ بہت ممکن ہے۔ کہ مجلس میں سے وہ شخص جو خاص طور پر اس کا مخاطب ہو۔ وہی اس قوم کا ایک فرد ہو۔ پس علاوہ اس کے کہ قومی طعن اور نسبی تحقیر اسلام میں ناجائز اور حرام ہے۔ احمدی جماعت کے افراد کے مجموعہ پر نظر کرتے ہوئے تو قطعی حرام اور حتمی ممنوع ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ ہمارے احباب آئندہ اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔ کیونکہ جب تک پورے قصد اور پختہ عزم سے اس بات کی پابندی نہ کی جائے گی۔ بہت ممکن ہے کہ عادت کی وجہ سے ہم ایسے لطائف وظرائف بیان کرنے میں مشغول ہو جائیں۔ اس موقعہ پر ایک سچا واقعہ بطور مثال کے بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ تاکہ احباب کو معلوم ہو جائے کہ اس میدان میں بے احتیاطی سے قدم رکھنا کتنا خطرناک ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک صاحب جو احمدیت کے درخشندہ گوہر اور عالم باعمل تھے۔ ایک دفعہ لاہور میں مقیم تھے۔ کہ ان کی دعوت لاہور کے ایک دوست نے کی۔ مگر اس دوست کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ صاحب فلاں قوم کے ہیں۔ اس لئے جب مہمان کے آگے کھانا چنا گیا۔ اور مہمان نے کھانا شروع کیا۔ تو اتفاقًا برسبیل تذکرہ دوران گفتگو میں مہمان کے کسی ہم قوم شخص کا ذکر آ گیا۔ جس سے اس دوست کو کوئی تکلیف پہونچی تھی۔ بس پھر کیا تھا۔ اس دوست نے بجائے اس خاص شخص کی شکایت کرنے کے اس کی قوم کی ہجو شروع کر دی۔ کہ یہ قوم ہی ایسی ہے۔ ویسی ہے۔ اور ان لوگوں میں یہ یہ نقائص اور یہ یہ خرابیاں ہیں۔ اور یہ ایسے ہیں۔ اور یہ ویسے ہیں۔ غرض خوب پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔ اب وہ صاحب جو مدعو تھے۔ سر نیچا کئے ہوئے سب کچھ سُن رہے ہیں۔ اور پسینہ پسینہ ہو رہے ہیں نہ لقمہ نگلا جاتا ہے۔ نہ اگلا جاتا ہے پھر اس پر بس نہیں۔ بلکہ یوں کہنا شروع کیا۔ کہ مرد تو مرد اس قوم کی عورتیں ایسی ہوتی ہیں۔ ویسی ہوتی ہیں۔ اب یہاں پہونچ کر تو مہمان کی حالت بالکل غیر ہو گئی۔ اور غضب یہ کہ اس ساری گفتگو میں مخاطب وہی مہمان ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ ہر فقرہ کے جواب میں ہاں۔ ہوں۔ جی۔ ٹھیک۔ اور بجا وغیرہ کہے۔

ناظرین خود ہی انصاف فرمائیں۔ کہ ہم لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ برادری کے افراد ہو کر بھائی بھائی بن چکے ہیں۔ کس طرح ہماری مجلسوں میں قوموں پر طعن پیشوں کی تحقیر اور نسب پر آوازے کسے جا سکتے ہیں؟ کیا کوئی شخص اپنے بھائی باپ اور بیٹے کے نسب پر طعن کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ گوشت اور خون کے بھائیوں کا تو اتنا لحاظ رکھا جائے۔ مگر وہ جو رُوح دین اور مذہب سے ہمارے بھائی ہیں ان پر ہم ٹھٹھے اڑائیں۔ اور کیا یہ حیرتناک امر نہیں۔ کہ نحقو یا رلد میں جمع ہو کر جو ہمارا بھائی ہو۔ اس کی قومیت اور ذات اور پیشہ کو تو ہم طعن سے بچائیں مگر جری اللہ فی حلل الانبیاء میں جمع ہو کر جو لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی قومیت اور پیشہ کا ذکر ہماری خوش طبعی کا مشغلہ ہو۔ وائے ایسی مجلس پر اور افسوس ایسے بھائی چارہ پر۔ پس میں بڑے ادب سے ہر احمدی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ یہ عادت بالکل چھوڑ دے۔ کہ اس سے سوائے اپنے عزیز بھائیوں ہاں اپنے گوشت پوست کے بھائیوں سے زیادہ عزیز بھائیوں کی دلآزاری کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں۔ دیکھو مسلمان تو وُہ ہے۔ کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ یعنی جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے اس کے مسلمان بھائی محفوظ رہیں

ذکر و فکر

احمدی نوجوانوں سے خطاب

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

اے احمدی نوجوانو! اے جماعت کے نونہالو! اے طالبعلمو اور اے پیارے بچو تمہارے مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وصیت میں تم سے منجملہ کئی مطالبات کے حسب ذیل مطالبہ بھی کیا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ تم نہ صرف اس کو ہمیشہ اپنے ذہن میں مستحضر رکھو گے۔ بلکہ پوری ہمت سے اس پر عمل بھی کرو گے۔ اور وہ فرمان حضور علیہ السلام کا یہ ہے کہ "**اپنی پاک قوتوں کو ضایع مت کرو**" (الوصیت)

پس اپنی جوانی طاقت اور صحت کی قدر کرو اور کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے تمہارے کام کرنیکی طاقت اور سلسلہ کی خدمت کی قوت کمزور ہو جائے دراصل تمہارا کھانا پینا ورزش اور سیر و تفریح سب اسی لئے ہیں کہ تمہارے اندر کام کرنیکی سٹیم اور بجلی پیدا ہو۔ اور جس قدر اس سٹیم اور بجلی کو تم محفوظ رکھو گے اتنی ہی عمدہ خدمت اپنی جوانی میں خداتعالیٰ کے دین کی کر سکو گے۔ ورنہ بڑھاپے میں

طوافِ کعبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کشف اپنی تعبیر کے لحاظ سے پُورا ہو چکا ہے

(۳)

سابقہ مضمون کا خلاصہ

مخالفین کے اس اعتراض کے جواب میں کہ اگر حضرت مرزا صاحب واقعہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مسیحیت و مہدویت کے عہدہ پر سرفراز ہو کر مبعوث کئے گئے ہیں۔ تو انہوں نے کیوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجًا او معتمرًا او لیثنیھما۔ بیت اللہ کا حج نہ کیا۔ "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ اول تو اس حدیث کو راوی نے او۔ او کے الفاظ استعمال کر کے یعنی یہ کہکر کہ یا یوں ہوگا۔ یا یوں خود مشکوک کر دیا ہے۔ پھر اگر یہ حدیث درست بھی ہو۔ تو یہ مسیح موعود کی علامت نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کے متعلق کشفی رنگ میں گزشتہ زمانہ کا آپ نے ایک واقعہ دیکھا۔ جیسا کہ کشفی رنگ میں آپ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو وادی ازرق میں اور حضرت یونس علیہ السلام کو وادی ہرشی میں اور مختلف ستر انبیاء کو وادی روحاء میں تلبیہ کہتے۔ اور بیت اللہ کا بہ نیت حج قصد کرتے دیکھا ؛

پھر یہ بھی بتایا جا چکا ہے۔ کہ اگر اس امر کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اور کہا جائے۔ کہ یہ حدیث مسیح موعود کے وجود میں ہی پوری ہونی ضروری ہے۔ تو چونکہ پیشگوئیاں بعض دفعہ خلفاء اور جانشینوں کے عہد میں پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کسی آئندہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خلیفہ حج بیت اللہ کرے اور اس طرح اس کا حج کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حج کرنا سمجھا جائے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا۔ کہ خزائن الارض کی چابیاں آپ کو دی گئیں۔ مگر وُہ آپ کے خلفاء کو دی گئیں۔ لیکن چونکہ خلفاء کوئی علیحدہ وجود نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں مدغم تھے۔ اس لئے ان کے ہاتھ پر کسی پیشگوئی کا پورا ہونا یا انہیں خزائن الارض کی چابیاں ملنا غنہ اللہ ایسا ہی ٹھہرا۔ جیسا کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خزائن الارض کی چابیاں ملیں۔ اسی طرح اگر کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خلیفہ حج کرلے تو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو سکتی ہے ؛

اس کے بعد چوتھا امر یہ بتایا گیا تھا کہ ممکن ہے۔ معترض کہہ دیں۔ کون اتنے سال انتظار کرتا رہے۔ اگر پیشگوئی اس وقت پوری نہیں ہوئی۔ تو ہم کیسے خیال کر سکتے ہیں۔ کہ آئندہ زمانہ میں پوری ہو۔ تو گو یہ اعتراض علمِ دین سے صریح ناواقفیت کا ثبوت ہوگا۔ لیکن ایسے معترضین کو ہم بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ احادیث میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خود حج نہ کر سکے لیکن اس کی طرف سے اس فریضہ کو کوئی دُوسرا شخص ادا کر دے۔ تب بھی اس کا حج ہو سکتا ہے۔ اس کے عین مطابق ایک صاحب حضرت حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے حج کیا۔ اور اس طرح سنجیدہ طبع مخالفین کے لئے ہر صورت میں اعتراض کرنے کا دروازہ بند ہوگیا۔ لیکن ان لوگوں کا چونکہ کوئی علاج نہیں۔ جن کا شیوہ ہی اعتراض کرنا ہے۔ اس لئے آئے دن وُہ اس امر کے متعلق بیہودہ اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔

اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حج کے متعلق ایک اور پہلو سے نظر ڈالی جاتی ہے۔

حج کے لئے ضروری شرائط

وُہ لوگ جنہیں شریعت اسلام سے واقفیت ہے۔ جانتے ہیں۔ کہ حج ان ارکانِ اسلام میں سے نہیں۔ جس کا بجا لانا ہر حالت میں ہر شخص کے لئے لازمی ہو۔ بلکہ جس طرح زکوٰۃ کا حکم بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ جس طرح رمضان کے روزوں کا حکم بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ اسی طرح حج کا حکم بھی بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے اُن شرائط کا اجمالی رنگ میں قرآن مجید میں یوں ذکر آتا ہے۔ کہ وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مومنوں پر حج فرض ہے۔ مگر انہی کے لئے جو بیت اللہ تک پہونچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اس استطاعت میں کئی چیزیں شامل ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر میں سواری اور زادِ راہ کا ذکر فرمایا ہے۔ بعض بزرگوں نے صحت کو بھی لازمی شرط قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو تفسیر ابن مسعود زیر آیت ہذا) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عملاً بتا دیا کہ حج کے لئے راستہ کا پُرامن ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاھرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یھودیًا وان شاء نصرانیًا (الدارمی) یعنی جس شخص کو کسی واقعی احتیاج یا کسی ظالم حکمران یا کسی سخت مرض نے نہیں روکا۔ اور بغیر حج کے فوت ہوگیا۔ اُسے اختیار ہے۔ کہ خواہ یہودی ہو کر مرے۔ خواہ نصرانی ہو کر۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حج ہر مسلمان پر فرض نہیں۔ بلکہ حج اسی شخص پر فرض ہوتا ہے۔ جو اپنے پاس اتنا زادِ راہ رکھتا ہو۔ کہ نہ صرف اپنے حج کے اخراجات پورے کر سکے۔ بلکہ اپنے بیوی بچوں اور اہل وعیال کے نفقہ کیلئے بھی ان کے گزارہ کے مطابق روپیہ چھوڑ جائے۔ پھر ضروری ہے۔ کہ اس کی صحت اچھی ہو۔ راستہ پُرامن ہو۔ اور کسی قسم کے مالی اور جانی نقصان کا اُسے احتمال نہ ہو۔ اور یہ وُہ شرائط ہیں۔ جو نہ صرف ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہیں بلکہ غیر احمدیوں کے نزدیک بھی مسلّم ہیں۔ چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء کو اخبار "انقلاب" نے جو "حج نمبر" شایع کیا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ "فرضیتِ حج کے شرائط یہ ہیں :-

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) بلوغ (۴) امنِ راہ (۵) استطاعت زادِ راہ و سواری (۶) صحت ضروری و عادی (۷) عورتوں کے لئے وجودِ زوج یا محرم"

مخالفین کی عجیب ذہنیت

پس جبکہ حج کی ادائیگی کے لئے شریعت نے بعض شرائط مقرر کی ہیں۔ تو یہ اعتراض کرنے سے پیشتر کہ حضرت مرزا صاحب نے کیوں حج نہ کیا۔ مخالفین کو چاہیئے۔ کہ وُہ غور کریں۔ کہ کہیں وُہ اس انسان پر تو نہیں اعتراض کر رہے۔ جو بعض شرائطِ ضروریہ کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حج کے لئے نہیں گیا؟ ورنہ اُس کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی اس قدر عظمت تھی۔ کہ وُہ بے اختیار ہو کر کہتا ہے

جسمی یطیر الیک من شوق علا
یالیت کانت قوۃ الطیران

کہ میرا جسم اُس محبت کی وجہ سے جس نے میری رُوح پر کامل غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ اے خدا کے رسُول تیرے پاس اُڑ کر پہنچنا چاہتا ہے اے کاش میرے اندر قوتِ پرواز ہوتی اور میں اپنے اس ارادہ کو عملی جامہ پہنا سکتا ؛

مگر ان کے مدنظر چونکہ لوگوں کو اشتعال دلانا ہے۔ نہ کہ حقیقتِ حال کو معلوم کرنا۔ اس لئے وُہ شریعت کی قائم کردہ حدود کی بھی پروا نہ کرتے ہُوئے کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے حج کیوں نہ کیا ؛

حالانکہ اگر کسی شخص میں وُہ شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔ جو حج کے لئے ضروری ہیں۔ تو

تو اس کا ان کی پروا نہ کرتے ہوئے حج کے لئے چلا جانا ہرگز قابل تعریف کام نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ خدا تعالےٰ کے حضور ایک گناہ کا ارتکاب کرتا ہے جس طرح وہ شخص مجرم ہے۔ جو عیدین کے دن روزہ رکھتا ہے جس طرح وہ شخص گنہگار ہے۔ جو سورج کے نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی مجرم اور گنہگار ہے۔ جو ایسی حالت میں حج کے لئے جاتا ہے۔ جبکہ وہ شرائط اس میں مفقود ہیں جن کا حج پر جانے والے کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ مگر افسوس دشمنان سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے وقت کہ آپ نے کیوں حج نہ کیا۔ اس بات کو قطعاً نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ آپ میں حج کی شرائط نہ پائی جاتی تھیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انہیں خدا اور اس کے رسول کی قائم کردہ حدود کی کوئی پروا نہیں۔ وہ قشر کے شوقین اور چھلکے کے متلاشی ہیں۔ مگر اس مغز اور رُوح کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ جس کے بغیر خدا تعالےٰ کے حضور کوئی عمل منقبول نہیں ہوسکتا۔ جس طرح قربانیوں کے ذکر میں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ کہ اُسے گوشت اور خون نہیں پہونچتا۔ بلکہ تقویٰ پہونچتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بغیر ضروری شرائط پائے جانے کے حج کے لئے چلا جاتا ہے۔ اور پھر یہ امید رکھتا ہے۔ کہ خدا اس سے راضی ہو۔ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بغیر تقوےٰ اور اخلاص کے ایک بکرا قربانی دے کر یہ امید رکھے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی اس قربانی کو قبول فرمائے گا۔ غرض بے شک حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اور اس سے ہمیں قطعاً انکار نہیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ حج کے لئے بعض شرائط ہیں۔ اور چونکہ ان میں سے بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نہ پائی گئیں۔ اس لئے آپ نے حج نہ کیا اور چونکہ وہ شرائط خدا اور اس کے رسول نے ہی مقرر کی ہیں۔ اس لئے شریعت کے لحاظ سے آپ پر کوئی الزام عائد نہیں ہوسکتا۔

امنِ راہ کی شرط کا مفقود ہونا

ان شرائط میں سے جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔ ایک شرط امن راہ بھی ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے یہ شرط پوری نہ تھی۔ راستہ کیا خود مکہ معظمہ میں آپ کے لئے امن کی کوئی صورت نہ تھی۔ کیونکہ علماء آپ کے قتل کا فتوےٰ دے چکے تھے۔ یہانتک کہ مکہ کے علماء نے بھی لوگوں کو یہ کہکر قتل پر برانگیختہ کیا کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔

ایک اعتراض کا جواب

مخالفین سلسلہ کے سامنے جب ہماری طرف سے یہ بات پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ کہدیتے ہیں۔ راستہ کا پُرامن نہ ہونا آپ کے لئے حج کرنے میں ہرگز مانع نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ آپ کا الہام تھا کہ واللہ یعصمک من الناس۔ یعنی خدا تعالےٰ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھیگا۔ پھر اس وعدۂ حفاظت کے باوجود آپ نے کیوں حج نہ کیا لیکن یہ سراسر نادانی اور جہالت کی بات ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر خدا تعالےٰ کے حضور کس کا درجہ ہوسکتا ہے۔ آپ سے بھی یہ وعدہ تھا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ لیکن آپ کو بھی دشمنوں اور مخالفوں کے حملوں سے بچنے اور ان کے قتل کے منصوبوں سے محفوظ رہنے کے لئے ظاہری سامانوں اور احتیاطوں سے کام لینا پڑا۔ کیا مکہ سے راتوں رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر سے نکلنا اور ایک غار میں جا ٹھہرنا اس لئے نہ تھا۔ کہ وہ کفار جنہوں نے آپ کی جان لینے کی سازش کی تھی۔ ان کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اگر یہی وجہ تھی۔ اور یقیناً یہی تھی۔ تو وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ رستہ کے خطرات کی موجودگی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حج کے لئے چلے جانا چاہیئے تھا۔ اگر وہ بیچ نکلے۔ تو خدا تعالےٰ خود ان کی حفاظت کرتا۔ وہ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر بھی زبانِ اعتراض دراز کرتے ہیں جبکہ آپ کو اپنی حفاظت کے لئے مکہ معظمہ کو چھوڑ کر راتوں رات چلے جانا پڑا۔ در اصل خدا تعالےٰ کے انبیاء جہاں خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت پر سب سے بڑھکر ایمان رکھتے ہیں وہاں خدا تعالےٰ کے پیدا کردہ اسباب سے استفادہ حاصل کرنے کی بھی سب سے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ اور کبھی اسباب اور احتیاطوں کو ترک کرکے خدا تعالےٰ کا امتحان لینے کی جرأت نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے جو لوگ ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اپنی نادانی اور جہالت کا پورا پورا مظاہرہ کرتے ہیں

وعدۂ حفاظت کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احتیاط

پھر جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو واللہ یعصمک من الناس کا الہام ہوا اسی طرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ وعدہ دیا گیا تھا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ مگر آپ بھی باوجود اس وعدۂ حفاظت کے کبھی احتیاط کے پہلو کو ترک نہ کرتے۔ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ سے ظاہر ہے۔ کہ آیت کریمہ واللہ یعصمک من الناس ابتدائے ایام نبوت میں جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے نازل ہوئی تھی۔ مگر اسی درمنثور میں یہ بھی لکھا ہے کہ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج بعث معہ ابوطالب من یکلؤہ یعنی جب آپ مکان سے باہر نکلتے تو ابو طالب آپ کے ساتھ کچھ آدمی حفاظت کے لئے کر دیتے تھے۔ اسی طرح ثابت ہے کہ بعض دفعہ جنگ میں آپ نے دوہری زرہ بھی پہنی ہے۔ حالانکہ اگر وعدۂ حفاظت کے بعد ہر قسم کی احتیاط سے کام لینا ناجائز ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ میں دوہری زرہ پہنکر کیوں تشریف لے جاتے۔

قرآن مجید کے متعلق حکم

پھر قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالےٰ صاف طور پر فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ یعنی ہم نے ہی قرآن مجید اُتارا۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اس صاف اور صریح وعدہ کے لوگوں کو قرآن مجید حفظ کراتے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ نھی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو (بخاری) کہ آپ قرآن کو لیکر دشمن کی زمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرماتے۔ اس لئے کہ کہیں دشمن اس پر قابو پاکر اسے ضایع نہ کر دیں۔ حالانکہ جب قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ہم اس کے محافظ ہیں۔ تو ایک ظاہر بین کی نگاہ میں اس قسم کی احتیاط ہرگز نہیں کرنی چاہیئے تھی مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے غناء ذاتی سے ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور باوجود وعدہ مل جانے کے وہ احتیاط کے پہلو کو ترک نہیں کرتے۔ اسی لئے صلح حدیبیہ کے موقع پر جب قریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کو لیکر آپ حج کے ارادہ سے نکلے۔ تو کئی منزلیں طے کرنے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد حدیبیہ کے مقام پر کفار سے صلح کر کے اس سال بغیر حج کئے واپس آ گئے۔ کیونکہ کفار حج کے راستہ میں مزاحم تھے۔ مگر حیرت ہے علماء خود تو مکہ معظمہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واجب القتل ہونے کے فتاویٰ لاتے اور تمام ممالک میں شائع کرتے ہیں۔ اور پھر یہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ اور طرفہ یہ کہ اس نہ جانے کو شریعت کی "نافرمانی" قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ عین شریعت کے منشاء اور اس کی حدود کے مطابق ہے۔ اور کوئی سلیم العقل انسان اس پر اعتراض نہیں کرسکتا

کمزور صحت

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت بھی کمزور تھی۔ کیونکہ دوران سر کا شدید عارضہ آپ کو لاحق تھا۔ اور یہ امر جہازی سفر میں مانع ہے۔ بس چونکہ نہ تو راستہ پُرامن تھا۔ اور نہ آپکی صحت جہازی سفر برداشت کرسکتی تھی۔ اس لئے آپ حج کیلئے نہ جاسکے اور ایسی حالت میں حج کیلئے نہ جانا شریعت سے معمولی واقفیت رکھنے والے انسان کے نزدیک بھی قابل اعتراض امر نہیں۔

کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی زکوٰۃ دی

پھر کوئی بتائے۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر میں ایک دفعہ بھی زکوٰۃ دی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق یہ اعتراض کرنا۔

کہ باوجودیکہ اللہ تعالےٰ نے فرمادیا تھا ووجدک عائلاً فاغنیٰ کہ خدا نے تجھ کو غنی کردیا ہے۔ پھر بھی آپ نے کبھی زکوٰۃ نہ دی جہالت ہے۔ کیونکہ آپ کے پاس کبھی مال سال بھر جمع ہی نہیں رہا۔ کہ اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اعتراض کرنا۔ کہ آپ نے حج کیوں نہ کیا۔ جبکہ راستہ پُرخطر اور آپ کی صحت کمزور تھی۔ کیوں جہالت اور نادانی نہیں:۔

کشف کی تعبیر

اب جبکہ یہ حقیقت واضح ہوگئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حج نہ کرنا کوئی قابلِ اعتراض امر نہیں اور حدیث والذی نفسی بیدہٖ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء بھی اپنے ظاہری معنوں کے لحاظ سے درست تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ فج الروحاء کوئی میقات نہیں۔ تو غور کرنا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔ کہ مسیح موعود فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیگا دراصل یہ ایک کشف ہے۔ اور کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوا کرتا ہے۔ اور اس کی تعبیر جو معبرین نے لکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ من رأی انہ حج او اعتمر فانہ یعیش عیشاً طویلاً و تقبل امورہ (تعطیر الانام جلد ۲ صـ۱) یعنے جو شخص یہ دیکھے کہ اس نے حج یا عمرہ کیا ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ وہ لمبی عمر پائے گا۔ اور اس کی باتیں قبول کی جائیں گی:۔

اسی طرح لکھا ہے۔ ان الاحرام تجرد فی العبادۃ او خروج من ذنوب فانہ یدل علیٰ سماحۃ (کتاب الاشارات فی علم العبادات جلد ۲ صـ۲۷۸ برحاشیہ تعطیر الانام جلد ۱) کہ رویا میں احرام باندھنے سے مراد عابد بننا یا گناہوں سے نکلنا ہے کیونکہ احرام حصول رحمت پر دلالت کرتا ہے پھر لکھا ہے۔ من رأی کانہ یلبی فی الاحرام فانہ یظفر و یامن خوف الغالب (منتخب الکلام برحاشیہ تعطیر الانام جلد ۱ صـ۲۷۸) کہ جو شخص خواب میں یہ دیکھے کہ وہ احرام کی حالت میں لبیک کہتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرے گا۔ اور اس پر کوئی غالب نہیں آسکے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ خواب میں خواہ انسان اپنے متعلق دیکھے یا اس کے متعلق کوئی اور دیکھے کہ اس نے حج یا عمرہ کیا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہوگی۔ کہ (۱) اللہ تعالےٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا۔ (۲) اس کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ (۳) وہ خدا تعالےٰ کا کامل عبد بنے گا۔ (۴) وہ اپنے دشمنوں پر پوری طرح غلبہ و اقتدار حاصل کرے گا۔ یہاں تک کہ کسی کو یہ جرأت نہ ہوگی۔ کہ اس کے مقصد میں حائل ہوسکے۔ چنانچہ یہ سب باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی درازیٔ عمر

بیان کردہ تعبیر کا پہلا جزو یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو لمبی عمر عطا فرمائیگا ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو باوجود اس بات کے کہ دنیا آپ کی مخالف تھی۔ علماء آپ کے متعلق جواز قتل کا فتوےٰ دے چکے تھے۔ اور وہ صبح و شام انہی تجویزوں میں مستغرق رہتے تھے۔ کہ آپ کا نام و نشان دنیا سے معدوم کردیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو ۷۵ سال چھ ماہ اور دس دن عمر عطا فرمائی۔ یہ خدا تعالےٰ کا ایسا چمکتا ہوا نشان ہے۔ کہ اگر شخص تعصب سے خالی ہوکر اس پر غور کرے تو اسے آپ کی صداقت تسلیم کرنے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اس نشان کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ایک لمبا عرصہ قبل آپ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ لنحیینک حیوٰۃً طیبۃً ثمانین حولاً او قریباً من ذالک (اربعین ۳ صـ۳۲) کہ ہم تجھے ایک پاک اور آرام دہ زندگی عنایت کرینگے۔ اسی برس یا اس کے قریب قریب دنیا میں کوئی شخص نہیں جو بغیر خدا تعالےٰ سے خبر پائے تحدی کے ساتھ یہ بھی کہہ سکے۔ کہ وہ کل تک زندہ رہے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا کہ آپ کی عمر اسّی برس سے چار یا پانچ سال کم یا زیادہ ہوگی۔ اور پھر الہام کے عین مطابق آپ کو عمر ملی۔ پس آپ کی درازیٔ عمر نے جہاں آپ کی راستبازی واضح کردی۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کشف کی بھی تصدیق کردی۔ جو ساڑھے تیرہ سو سال قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی درازیٔ عمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعوےٰ کیا۔ اور اب بوڑھا ہوگیا اور ابتدائے دعوےٰ پر بیس برس سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا۔ بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھ سے چھوٹے تھے فوت ہوگئے۔ اور مجھے اس نے عمر دراز بخشی۔ اور ہر ایک مشکل میں میرا متکفل اور متولی رہا۔ پس کیا ان لوگوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں۔ کہ جو خدا تعالےٰ پر افترا باندھتے ہیں۔"

(انجام آتھم)

قبولیت کا پھیلایا جانا

تعبیر کی دوسری شق یہ تھی۔ کہ مسیح موعود کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ اور اس کی باتیں لوگ قبول کریں گے ہم دیکھتے ہیں۔ یہ شق بھی نہایت آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی مخلص جماعت عطا فرمائی۔ جو اسلام کا درد اپنے سینہ میں رکھنے والی اور احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے والی ہے۔ یہ جماعت ابتداء میں بالکل تھوڑی تھی۔ مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ خبر دی جاچکی تھی۔ کہ مسیح موعود کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کے متبعین کے نفوس میں برکت دی۔ اور انہیں اس قدر بڑھایا کہ آج لاکھوں خدام آپ کے نام پر اپنی جانیں قربان کرنے والے موجود ہیں

خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے اس اعجاز کا ذکر کرتے ہوئے اپنی مشہور تصنیف حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔ "میں ان لوگوں میں سے نہیں تھا۔ جن کا کسی وجاہت کی وجہ سے دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے۔ غرض کچھ بھی نہیں تھا۔ اور میں صرف احدٌ من الناس تھا اور محض گمنام تھا۔ اور ایک فرد بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ مگر شاذ و نادر ایسے چند آدمی جو میرے خاندان سے پہلے ہی سے تعارف رکھتے تھے۔ اور یہ وہ واقعہ ہے۔ کہ قادیان کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی اس کے برخلاف شہادت نہیں دے سکتا بعد اس کے خدا تعالےٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ایک دنیا کو میری طرف رجوع دلایا۔ اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے۔ اور آرہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں۔ جن کا میں شمار نہیں کرسکتا۔ اور باوجود مولویوں کی طرف سے روکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوع خلائق نہ ہو۔ یہاں تک کہ مکہ تک سے بھی فتوے منگوائے گئے۔ اور قریباً دو سو مولویوں نے میرے پر کفر کے فتوے دیئے۔ بلکہ واجب القتل ہونے کے بھی فتوے شائع کئے گئے۔ لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے۔ اور انجام یہ ہوا کہ میری جماعت پنجاب کے تمام شہروں اور دیہات میں پھیل گئی۔ اور ہندوستان میں بھی جابجا یہ تخم ریزی ہوگئی۔ بلکہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریز بھی مشرف باسلام ہوکر اس جماعت میں داخل ہوئے۔ اور اس قدر فوج در فوج قادیان میں لوگ آئے کہ یکوں کی کثرت سے کئی جگہ سے قادیان کی سڑک ٹوٹ گئی۔ اس پیشگوئی کو خوب سوچنا چاہیئے۔ اور خوب غور سے سوچنا چاہیئے کہ اگر یہ خدا کی طرف سے پیشگوئی نہ ہوتی تو یہ طوفان مخالفت جو اٹھا تھا۔ اور تمام پنجاب اور ہندوستان کے لوگ مجھ سے ایسے بگڑ گئے تھے۔ جو مجھے پیروں کے نیچے کچلنا چاہتے تھے۔

ضرور تھا کہ وہ لوگ اپنی جان توڑ کوششوں میں کامیاب ہو جاتے اور مجھے تباہ کر دیتے۔ لیکن وہ سب کے سب نامراد رہے اور میں جانتا ہوں کہ ان کا اس قدر شور اور مجھ سے تباہ کرنے کے لئے اس قدر کوشش اور یہ پُر زور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے میرے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ بلکہ اس لئے تھا کہ خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوں۔ اور تا خدا قادر جو کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا ان لوگوں کے مقابل پر اپنی طاقت اور قوت دکھلا دے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا۔ اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھیر گیا۔ پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا۔ بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔"

(صفحہ ۲۵ تا ۲۷)

تعلق باللہ کی رو سے بلند ترین مقام

تعبیر کی تیسری شق یہ تھی کہ مسیح موعود خدا تعالیٰ کی عبادت کرے گا۔ مگر وہ اپنی عبادت میں یگانہ روزگار ہوگا۔ یہ شق دراصل اس تعلق کو ظاہر کر رہی ہے جو مسیح موعود کا اللہ تعالیٰ سے ہے اور اس بات کو عیاں کرتی ہے کہ مسیح موعود کا مقام اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت اور اس کی عبادت اور اس کے عشق اور اس کی پرستش میں اس حد تک بلند ہوگا۔ کہ دنیا اس کو اپنے قیاس میں بھی نہیں لا سکتی۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۸۶) اشارہ کرتا ہے اور اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں۔ جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے۔ قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آ سکتی۔ اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والی اونٹنیوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاکت کرو اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے۔ جس نے اس نونہال کو لگایا ہے اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے۔ اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو۔ اور اپنے امر کو ناامیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ۔ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا، پس اس نے جھوٹ بولا اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے۔"

(صفحہ ۱۸ تا ۲۱ ترجمہ عربی عبارت)

دشمنوں کے مقابلہ میں شاندار کامیابی

تعبیر کی چوتھی شق یہ تھی کہ مسیح موعود اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرے گا۔ اور کوئی اس پر غالب نہ آ سکے گا ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوئی کیونکہ دنیا نے گو متحدہ طور پر آپکا مقابلہ کیا۔ مگر اس نے آپ کے مقابلہ میں بری طرح زک اٹھائی۔ کئی تھے جو عیسائیوں میں سے آپ کے مقابلہ کے لئے اٹھے۔ کئی تھے جو آریوں میں سے آپ کے مقابلہ کے لئے اٹھے کئی تھے جو مسلمانوں میں سے آپ کو مٹانے کا تہیہ کر کے کھڑے ہوئے مگر آج ان معاندین کے گھروں پر جا کر دیکھ لو۔ وہاں حسرت و لعنت برس رہی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام خدا تعالیٰ کے مسلسل انوار و برکات کا جلوہ گاہ ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی نذیر حسین دہلوی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ ڈاکٹر ڈوئی۔ آتھم اور دوسرے سینکڑوں معاندین کے نام بھی آج دنیا کو محض اس لئے یاد ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں ان کا ذکر آتا ہے ورنہ ان کے نام بھی دنیا بھولتی جا رہی ہے کہاں گئے اور کس غار میں سما گئے۔ ان کی شوکت ان کی حشمت ان کا دبدبہ اور ان کا رعب کس طرح خدا کے مسیح کے مقابلہ میں مٹ گیا اور کس طرح وہ نسیاً منسیا ہو کر رہ گئے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی ہیبت کا ایک عظیم الشان نشان نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مٹانے والے خود مٹ گئے۔ آپ کو نابود کرنے کی خواہش رکھنے والے خود حرف غلط کی طرح معدوم ہو گئے۔ آپ کا نشان مٹانے والے خود بے نام و نشان ہو کر رہ گئے۔ یقیناً اگر چشم بصیرت وا ہو اگر تعصب نے کسی انسان کی آنکھ کو بالکل ہی اندھا نہ کر رکھا ہو تو وہ اقرار کرے گا کہ واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دشمنوں پر کامل غلبہ حاصل ہوا۔ اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے لائے ہوئے مقصد کو مٹا سکے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے\
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

۲۔ ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے\
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

۳۔ گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے\
ہمارے کر دیئے اونچے منارے

۴۔ مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے\
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

۵۔ شریروں پر پڑے ان کے شرارے\
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے

۶۔ انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی\
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کشف پورا ہو گیا

غرض آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق اپنی کشفی آنکھ سے جن امور کو دیکھا تھا۔ وہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں اتنی وضاحت کے ساتھ پورے ہو چکے ہیں کہ اگر کوئی شخص تعصب سے علیحدہ ہو کر ان پر غور کرے۔ تو ممکن ہی نہیں وہ یہ اعتراض کر سکے کہ حضرت مرزا صاحب نے حج کیوں نہ کیا۔ مگر افسوس ظاہر پرست لوگ ہر بات کو ظاہر کی طرف ہی کھینچ کر لانا چاہتے ہیں اور اتنی موٹی بات کو بھی نہیں سمجھتے کہ کشوف کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کشف کو ظاہر پر محمول کیا جا سکتا ہو تو پھر تو کوئی شخص یہ بھی اعتراض کر سکتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی بے حرمتی کی۔ جب کہ عالم کشف میں آپ نے سونے کے کنگن پہنے یا نعوذ باللہ حضرت یوسف علیہ السلام نے شرک کا ارتکاب کیا جبکہ آپ نے رؤیا میں سورج چاند اور گیارہ ستاروں سے اپنے آپ کو سجدہ کرایا۔ مگر جس طرح عالم کشف میں سونے کے کنگن پہننا یا سورج چاند اور ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھنا تعبیر طلب تھا اور خدا تعالیٰ نے سونے کے دو کنگنوں سے دو جھوٹے

مدعیان نبوت اور سورج چاند اور ستارں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین اور بھائی ثابت کئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کشفی حالت میں یہ دیکھنا کہ مسیح موعود حج کا احرام باندھے ہوئے ہے۔ تعبیر طلب تھا اور جیسا کہ معبرین نے لکھا تھا اس کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وہ تمام باتیں پائی گئیں۔ جو کسی ایسے شخص میں پائی جانی چاہئیں جس کے متعلق خواب میں دیکھا جائے۔ کہ اس نے حج کا احرام باندھا ہے۔ پس یہ حدیث آپ کے دعوے کے مخالف نہیں۔ بلکہ اس سے آپ کی صداقت اور راستبازی کھلے طور پر نمایاں ہو رہی ہے

اسلام کی منادی

پھر اگر فتح الروحانی سے مسیح موعود کے احرام حج باندھنے کو مجازی لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو اس کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس صورت میں لبیھلن کے معنے منادی کرنے کے ہوں گے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ اھلّ فلان بذکر اللہ اے رفع صوتہ (منجد) کہ اھلّ کے معنے اپنی آواز بلند کرنے کے ہیں۔ اور فج کے معنے راستہ کے ہیں۔ اور روحاء کے معنے راحت والے کے۔ اور راحت۔ اور امن اور سلامتی والا راستہ دنیا میں چونکہ اسلام ہی ہے۔ اس لئے اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ مسیح موعود دین اسلام کے راستہ میں اپنی کمر باندھیگا وہ اسلام کی منادی کرے گا۔ اور قرآن مجید کے فضائل و برکات سے لوگوں کو آگاہ کرے گا۔ یہی وہ خبر ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس کہہ کر دی۔ اور بتایا۔ کہ آخری زمانہ میں جب ایمان لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائے گا مسیح موعود پھر لوگوں کو شریعت اسلام پر قائم کریگا۔

اور اسلام کی اشاعت اپنے نقطہ کمال تک پہنچا دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ہزاروں حج کئے۔

اس تشریح کے مطابق بھی بلا دریغ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حج کیا۔ نہ ایک بلکہ ہزاروں حج کئے۔ کیونکہ آپ نے اسلام کی وہ خدمت سرانجام دی ہے جو تیرہ سو سال میں اور کوئی شخص نہ کرسکا۔ اسی لئے جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کیوں حج نہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

" میں آپ کو اپنے تجربہ کی بناء پر بتا سکتا ہوں۔ کہ جو وقت وہ لوگ جو اپنے گھروں میں بیٹھ کر ایک منٹ کے لئے بھی خدا اور اس کے دین کی فکر نہیں کیا کرتے تھے۔ جن کے دن اور رات اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے تعیش میں خرچ ہوتے تھے۔ جنہوں نے اسلام کو اسی طرح علیحدہ چھوڑ دیا تھا۔ جس طرح کوفہ والوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو۔ جب وہ صرف حاجی کہلانے کے لئے اور لوگوں سے جھوٹی عزتیں حاصل کرنے کے لئے اپنی عمر میں سے صرف تین یا چار مہینے حاجی کے خطاب کے حصول کے لئے حج کے لئے جایا کرتے تھے۔ تو ہم دیکھتے تھے کہ نہ صرف حج کے دنوں میں بلکہ سال کے بارہ مہینوں میں اور نہ صرف دن کے وقت بلکہ رات کو بھی اور پھر اپنے لئے نہیں۔ بیوی بچوں کے لئے نہیں۔ دوستوں کے لئے نہیں۔ قوم کے لئے نہیں۔ ملک کے لئے نہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ صرف خدا اور اپنے رسول کے لئے۔ اسلام کی عزت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے۔ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ملت کے استوار کے لئے اپنی گھڑیوں کو کلی طور پر خرچ کیا کرتے تھے۔ آپ کے نزدیک وہ شخص جو حاجی کہلانے کے لئے اپنی عمر میں سے صرف تین مہینے گھر چھوڑ جاتا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہے۔ لیکن جو شخص ہر وقت ہی مکہ اور مکہ والے کے گرد گھوم رہا ہے۔ وہ حاجی نہیں ہے۔ صرف ظاہر بینوں کے ڈر کے مارے کہ وہ فرش چھپکے کو دیکھتے ہیں۔ اور مغز کو نہیں دیکھتے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ لیکن میری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے۔ کہ انہوں نے ہزاروں حج کئے۔ مگر میں ظاہر بین کو کس طرح دکھاؤں" (الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کہ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء کوئی مفہوم کوئی مطلب۔ اور کوئی مقصد لے لیا جائے۔ کسی لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اعتراض عائد نہیں ہوسکتا۔ مگر افسوس مخالف اندھا دھند اعتراض کر دیتے ہیں۔ اور کبھی حقیقت پر غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مخلص کا اخلاص نامہ

ایک مخلص دوست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور لکھتے ہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ... اگست پڑھا۔ اور اپنے دل سے دریافت کیا۔ کہ چند سال مومن بن کر خدائی ملت لینی ہے۔ یا دائمی مومن بن کر اللہ تعالےٰ کو راضی کرنا ہے۔ پیارے محبوب خدا خدا تعالےٰ شاہد ہے۔ کہ ہر گوشہ دل سے یہی صدا آئی۔ کہ پیارے محبوب خدا کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے دنیا سے کوچ کر جانا چاہیئے۔ اور اخروی زندگی حاصل کرنی چاہیئے۔ چند روزہ زندگی کے لئے بے فائدہ سامان کرکے آخرت کو تباہ کرنا مومن کا کام نہیں۔ پیارے محبوب خدا میری آمدنی ... ہے۔ میرے ۹ بچے اور بیوی ہے۔ بڑا لڑکا دینی تعلیم مرکز میں حاصل کر رہا ہے جو وقف شدہ ہے۔ وصیت کے چندے کے علاوہ امانت تحریک جدید میں حصہ لیتا ہوں اخبارات سلسلہ کے چندے مزید برآں۔ میری خواہش جو کئی بار عرض کر چکا ہوں۔ یہ ہے کہ آمدنی مرکز میں روانہ کر دیا کروں۔ حضور صرف مناسب خرچ عطا فرما کر باقی سب تنخواہ دینی کام پر خرچ فرما دیا کریں۔ کاش حضور اجازت فرما کر میری خواہش پوری فرماتے

پیارے آقا! حضور نے پہلے سال ۳۰ روپے میرے لئے چندہ تحریک جدید معین فرمایا تھا جو یکمشت ادا کر دیا تھا۔ دوسرے سال ۴۰ روپے یکمشت ادا کر دیا تھا۔ اب بفضلہ تعالےٰ تیسرے سال کے لئے ۴۵ روپے کا وعدہ کرکے آج ۱۵ روپیہ تیسرے سال کے اعلان سے پہلے ادا کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

پیارے آقا میرے لئے دعا فرمائیں کہ حضور انور کے تیسرے سال کی تحریک جدید کے چندہ کے اعلان سے پہلے پہلے باقی تیس روپیہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ حال میں بیوی کو سپٹک فیور ہوگیا تھا جس پر کافی رقم خرچ ہوئی۔ الحمد للہ کہ حضور کی دعا سے بچ گئی۔ اب تبدیلی ہوئی ہے۔ جس پر ۶۰ روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ ورنہ فوراً ۴۵ ہی ادا کر دیتا۔ تاہم اعلان سے پہلے پہلے بقیہ ۳۰ روپے ادا کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ اور آئندہ کے لئے حضور کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حضور ضرور ثابت قدم پائیں گے۔ انشاء اللہ

جن احباب کے ذمہ دوسرے سال کے وعدہ کی رقم تا حال باقی ہے۔ حالانکہ سال میں سے ۹ ماہ گزر چکے۔ اور اب آخری سہ ماہی شروع ہے۔ ان سے التماس ہے۔ کہ جب ان کے دوسرے بھائی ان جیسی ہی مشکلات رکھتے ہوئے نہ صرف دوسرے سال کا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے ہیں۔ بلکہ تیسرے سال کے لئے وعدہ اور رقم حضور کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ تو انہیں بھی اس ماہ میں ہی اپنا نہ صرف دوسرے سال کا وعدہ مکمل طور پر ادا کرنا چاہیئے۔ بلکہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے بھی ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ تحریک جدید ایک امتحان ہے۔ جس میں ہر ایک احمدی کو کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ اعلےٰ امتحانوں میں اعلےٰ طور پر کامیاب ہو سکے۔ لیکن جو آج اس ادنےٰ امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس سے اعلےٰ قربانیوں اور اعلےٰ امتحانوں میں کامیاب ہونے کی کیا امید رکھی جاسکتی ہے۔ پس دوسرے سال کا وعدہ کرنے والے مخلصین اپنے عہد کو اس ماہ میں ضرور پورا کردیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مسلم لیگ بورڈ اور احرار کے ناجائز تعلقات

حضرت علامہ اقبال نے جب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت سے استعفیٰ دیا تھا۔ (جسے بعد ازاں واپس لے لیا تھا) تو ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ احرار اور لیگ بورڈ کے دوسرے ارکان کا اتحاد بہ ظاہر کسی بلند اصول اور اعلیٰ مقصد پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار اس غرض سے لیگ بورڈ میں شامل ہو گئے۔ کہ انہیں ہنگامہ خیزی کے لئے کافی روپیہ ملتا جائے گا اور واقفکار اصحاب کا بیان ہے کہ مسٹر جناح نے لاہور میں کئی مرتبہ مختلف اصحاب کے روبرو بیان کیا تھا کہ روپیہ کافی تعداد میں جمع کیا جائے گا۔ اور یہ مختلف صوبوں میں بقدر ضرورت تقسیم ہو گا۔ لیگ بورڈ کے دوسرے ارکان نے اس وجہ سے احرار کو ساتھ ملانا قبول کر لیا۔ کہ احرار پبلک مجلسوں کے ذریعہ سے ان لوگوں کے لئے وسیع پیمانے پر پروپیگنڈا کر سکیں گے اس لئے کہ پبلک جلسوں میں ہنگامہ خیزی و ہنگامہ آرائی ان کا خاص پیشہ ہے۔ اور گزشتہ دس بارہ برس کی مدت میں وہ اس پیشہ میں اچھی خاصی مشاقی حاصل کر چکے ہیں۔ یہی ایک دوسرے سے مختلف غرضیں ان دو مختلف الاصول۔ مختلف المقاصد۔ اور مختلف المسالک گروہوں کو عارضی طور پر ایک دوسرے سے قریب تر لے آئیں لیکن یہ سلسلہ یکجائی و قرب زیادہ دیر تک جاری رہتا نظر نہیں آتا لیگ بورڈ کے وہ اصحاب جو جماعت احرار میں شامل نہیں ہیں۔ اس وجہ سے احرار کی روش پر غیر مطمئن ہیں کہ انہوں نے آج تک کبھی لیگ بورڈ کا پروپیگنڈا نہیں کیا۔ بلکہ وہ جہاں گئے عوام کو احرار کے امیدواروں کی تائید پر آمادہ کرتے رہے۔ احرار اس وجہ سے غیر مطمئن ہیں کہ مسٹر جناح نے جن بڑی بڑی رقموں کا مختلف اوقات میں ذکر کیا تھا۔ وہ غالباً نہیں پہنچیں یا کم از کم احرار کے حوالے نہیں ہوئیں پھر وہ کیوں لیگ بورڈ کا پروپیگنڈا کریں؟ کیوں اپنی مستقل حیثیت کو نقصان پہنچائیں؟ لیگ والے کب تک ان کا ساتھ دیں گے؟ اگر انتخابات میں لیگ والوں کو ان کی خواہش کے مطابق کامیابی حاصل ہو گی۔ تو وہ خود وزارت سنبھالنے کی کوشش کریں گے اور احرار کو پیچھے پھینک دیں گے۔ لیکن اگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ تو احرار کو متہم کریں گے اور کہیں گے کہ انہوں نے روپیہ لینے کے باوجود کوئی کام انجام نہ دیا۔

فریقین کے ایک دوسرے کے متعلق یہ خیالات و افکار بجائے خود درست اور صحیح نظر آتے ہیں۔ اور جہاں اتحاد و اشتراک کسی بلند اصل اور پائندہ مقصد پر مبنی نہ ہو۔ وہاں ہمیشہ اسی قسم کے شبہات حقیقی اور دلی اتحاد کی راہ میں حائل ہوتے رہتے ہیں اتحاد پارٹی کے ساتھ ملک زمان مہدی خان کا شامل ہونا نظر بظاہر صرف اس غرض پر مبنی تھا کہ اس پارٹی کے ذریعہ سے وزارت بہ آسانی مل جائے گی۔ جب اس غرض کی تکمیل کا راستہ قدرے لمبا نظر آیا۔ تو ملک صاحب جھٹ اتحاد پارٹی کو چھوڑ کر لیگ بورڈ میں چلے گئے۔ اس لئے کہ لیگ بورڈ میں انہیں سب سے بلند پوزیشن حاصل کر لینے کا موقعہ نظر آتا تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ لیگ بورڈ حصول وزارت کا زیادہ آسان طریقہ ہے۔ اگر واقعہ یہ نہ تھا تو کیا وجہ ہے کہ وزارت کا فیصلہ ملک صاحب کے خلاف ہوتے ہی وہ اتحاد پارٹی سے علیحدہ ہو گئے؟ اگر ہر فرد اسی نوع کی اغراض سامنے رکھ کر پارٹیوں کے ساتھ شامل ہونے یا علیحدہ ہو جانے کا سلسلہ جاری کرے تو چند افراد کا چند روز کے لئے بھی یکجا رہنا مشکل ہو جائے۔ لیکن اس بحث کو طول دینے کا یہ مقام نہیں۔

بعض تازہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ احرار پیش و پنج میں مبتلا ہیں وہ اس غرض سے لیگ بورڈ میں شامل ہوئے تھے۔ کہ انہیں ہنگامہ آرائی کے لئے کافی روپیہ مل جائے گا۔ لیکن لیگ بورڈ نے جو شرطیں امیدواروں کے لئے مقرر کی ہیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ لیگ بورڈ جن جن امیدواروں کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ انہیں فی کس پانسو روپیہ لیگ بورڈ کے فنڈ میں پروپیگنڈے کی غرض سے جمع کرنا پڑے گا۔ گویا احرار کو لیگ بورڈ سے روپیہ لینے کے بجائے روپیہ دینا ہو گا۔ اور یہ ایسی صورت ہے جسے احرار برضا و رغبت قبول نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ روپیہ لینے کے عادی ہیں دینے کے عادی نہیں ہیں۔

"سول" مظہر ہے کہ احرار اس پانسو والی شرط پر بہت ناراض ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس شرط کا مدعا محض یہ ہے کہ احرار کے امیدواروں کو میدان سے نکال دیا جائے۔ نہ ان میں سے کوئی پانسو روپیہ دے سکے۔ اور نہ لیگ بورڈ کا امیدوار بن سکے۔ اس کے برعکس لیگ بورڈ کے غیر احراری ارکان کا خیال ہے کہ بورڈ کو صحیح طور پر فعال بنانے کے لئے سرمایہ ضروری ہے۔ ہر امیدوار کو اپنے طور پر ہزاروں روپے صرف کرنے پڑتے ہیں۔ اگر وہ لیگ بورڈ کی امداد کی قیمت کے طور پر پانسو روپیہ بورڈ کو دے دے گا۔ تو کونسی قیامت آ جائے گی۔

لیکن احرار کے روبرو مسئلہ کی صورت یہ نہیں۔ وہ روپیہ لینے کے عادی ہیں۔ دینے کے عادی نہیں ہیں۔ نیز اغلب ہے کہ وہ اپنے تناسب سے زیادہ تعداد میں کھڑے کرنے کے خواہاں ہوں۔ اس صورت میں انہیں بہ حیثیت مجموعی بہت بڑی رقم بورڈ کے حوالے کرنی پڑے۔ اور اس طرح جس رقم کو وہ اپنے اور صرف اپنے پروپیگنڈے کے لئے رکھنا چاہتے ہوں وہ ملک برکت علی صاحب۔ ڈاکٹر غلام رسول صاحب بیرسٹر یا بعض دوسرے اصحاب کے ہاتھوں میں چلی جائے۔ اور احرار اسے اپنی مرضی کے مطابق نہ خرچ نہ کر سکیں اس لئے کہ احرار کا ایک خاص شیوہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ جو رقم پبلک سے لیتے ہیں۔ اس کا حساب کتاب دینے پر کبھی آمادہ نہیں ہوتے۔ اور لیگ بورڈ کی طرف سے انہیں جو رقم ملے گی۔ اس کا حساب کتاب بہرحال باقاعدہ رکھنا لازم ہو گا۔ محض پانچ سات آدمیوں کی مخصوص ٹولی اسے اپنی مرضی کے مطابق خرچ نہ کر سکے گی۔

ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ احرار جس غرض کے لئے لیگ بورڈ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ غرض نظر بظاہر فوت ہو گئی ہے۔ لیگ بورڈ سے انہیں گراں قدر مالی امداد کی توقع تھی۔ لیکن اس کے برعکس بورڈ نے خود ان سے کافی روپیہ وصول کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ لہٰذا تفرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ احرار لیڈروں کا ایک غیر معمولی جلسہ آئندہ اتوار کو ہو رہا ہے۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا کہ ان حالات میں کیوں احرار لیگ بورڈ سے علیحدہ نہ ہو جائیں۔ دیکھیں اس جلسے میں کیا فیصلہ ہو۔ (انقلاب ۳۰ اگست)

قادیان محلہ دارالصحت میں نو مسلم بچوں کے سکول کا افتتاح

۳۰ اگست۔ زیر صدارت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سکول کی رسم افتتاح ادا ہوئی۔ جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مختصر افتتاحی تقریر فرمائی۔

بعد ازاں سکول کے طلباء کے لئے یونیفارم بنائی جانے کے بارے میں تحریک ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل بزرگان نے امداد فرمائی۔

(۱) حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اجوڑا۔ (۲) ملک مولا بخش صاحب اجوڑا۔ (۳) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اجوڑا۔ (۴) مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب اجوڑا۔ (۵) قاری غلام مجتبیٰ صاحب جنرل پریذیڈنٹ اجوڑا۔ (۶) چوہدری عبد الرحمن صاحب نمبردار ۳ جوڑے (۷) قاضی عبد السلام صاحب ۳ جوڑے۔ خاکسار گیانی محمد الدین انچارج سکول۔ قادیان۔

کلرکوں کی ضرورت

نظارت ہذا کو باہر سے کلرکوں کی مستقل اور عارضی آسامیوں کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ وہ دوست جنہوں نے سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں کام کیا ہوا ہو۔ انٹرنس پاس ہوں اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھیجدیں۔ تاکہ موقعہ نکلنے پر ان کی درخواستیں بھیج دی جایا کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

ایک محقق کی درخواست

مجھے احمدیت سے دلچسپی ہے۔ اور اس کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ غیر احمدی رشتہ داروں کے خوف سے کسی احمدی دوست کے ساتھ تبادلۂ خیالات بھی نہیں کر سکتا۔ والدین ذرا سے شبہ پر گھر سے نکال دیں گے۔ خود مفلس ہوں۔ اس لئے اگر کوئی صاحب میرے نام اخبار الفضل جاری کرا دیں تو بہت ممنون ہوں گا۔ خاکسار م۔ ب

ایک غریب احمدیہ انجمن کی طرف سے الفضل کے اجراء کی درخواست

موضع بڈھانوں ریاست پونچھ میں احمدیوں کے صرف ۸-۹ گھر ہیں جو سب کے سب نہایت غریب ہیں۔ غیر احمدیوں کا بہت زور ہے۔ بوجہ مالی تنگی کے اخبار الفضل جاری نہیں کرا سکتے۔ اس لئے یہ جماعت درخواست کرتی ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب صدقہ جاریہ کے طور پر اخبار جاری کرا دیں تو اللہ تعالےٰ سے اجر پائیں گے۔ خاکسار رفیق احمد آف راجوری حال قادیان

پتہ مطلوب ہے

سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ جنڈانوالہ لائلپور کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں اللہ دتا صاحب۔ میاں رحمت علی صاحب اور میاں امام الدین صاحب جنڈانوالہ سے علاقہ سندھ میں بغرض تلاش معاش چلے گئے ہیں۔ لیکن ان کا ٹھیک پتہ معلوم نہیں ہے۔ اس لئے اگر کسی دوست کو مندرجہ بالا احباب کا پتہ معلوم ہو۔ تو اس سے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی بتائیں۔ کہ وہ کس جماعت احمدیہ کے ساتھ شامل ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

شملہ ۳۱ر اگست۔ آج سر عبد الرحیم صدر اسمبلی کی صدارت میں اسمبلی کے موسم خزاں کے اجلاس کا افتتاح ہوا۔ جس میں چند ایک جدید ارکان نے حلف وفاداری اٹھایا۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں سے متعلق بل پیش کیا۔ جس پر اسمبلی ممبروں نے بحث کی۔ اس کے بعد مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التوا پر جو انگلستان اور ہندوستان میں آئی سی ایس کی نامزدگیوں کے متعلق حکومت ہند کے تازہ احکام کے خلاف تھی بحث ہوئی۔ رائے شماری پر یہ تحریک ۶۱ اراکان کی موافقت اور ۵۱ کی مخالفت سے منظور ہوئی۔ اور اجلاس اگلے دن پر ملتوی ہوا۔

لاہور ۳۰ر اگست مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں چار ماہ تک شامل رہنے کے بعد احراری ٹولی نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے قطع تعلق کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اور مذہبی پارٹی کا اپنا انتخابی بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ھنڈے ۳۰ر اگست۔ اردن کی سرکاری فوج کو باغیوں نے الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر دوشنبہ تک اطاعت قبول نہ کی۔ تو بحر و بر اور فضا سے گولہ باری شروع کر دی جائے گی۔ اس الٹی میٹم کے بعد اردن کے میئر نے باشندوں سے کہا کہ شہر کو خالی کر دو۔ چنانچہ آج صبح ۶۰۰ عورتیں اور بچے سرحد فرانس کو عبور کر گئے۔

ایولینو ۳۰ر اگست۔ مسولینی نے ایک تقریر میں اطالوی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اطالویوں کو اس قدر طاقتور ہونا چاہیئے۔ کہ ہر مشکل اور مصیبت کا مقابلہ کر سکیں۔ اٹلی چند گھنٹوں کے اندر ایک معمولی اشارہ سے اسی لاکھ جنگجو سپاہی میدان میں لا سکتا ہے۔

اوسلو ۳۰ر اگست۔ حکومت روس نے حکومت ناروے سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ٹراٹسکی کو ملک بدر کر دیا جائے۔ ناروے کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ موجودہ حکومت پناہ دہی کے اصول کو برقرار رکھے گی اور اس بارے میں کسی کا اثر قبول نہ کرے گی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بورڈیو ۳۰ر اگست۔ کورونا سے یہاں پہنچنے والے پناہ گزینوں کا بیان ہے۔ کہ ہسپانیہ میں ہر جگہ منظم طور پر لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ سرمایہ دار لوگوں پر مقدمات چلائے جاتے ہیں۔ اور عوام الناس کو بغیر مقدمہ کے قتل کر دیا جاتا ہے۔

سیول ۳۰ر اگست۔ جنوبی کوریا میں ہلاکت خیز طوفان کی تباہ کاریوں کے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۱۰۴ اشخاص ہلاک اور ۱۰۲۸ مجروح ہوئے۔ اور ۲۶۴ مفقود الخبر ہیں۔

لاہور ۳۰ر اگست۔ گذشتہ شب لاجپت رائے ہال میں آریہ سماجی ہندوؤں نے اچھوتوں کے اس جلسہ کے جواب میں جو ۲۳ اگست کو ہوا تھا۔ لالہ ہنسراج کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا۔ لاہور کے اچھوتوں کو جب اس امر کا علم ہوا۔ تو لاجپت رائے ہال میں پہنچ کر انہوں نے سٹیج پر قبضہ کر لیا۔

لزبن ۳۰ر اگست۔ آج اردن پر باغی فوج کے حملہ کا پانچواں دن گذر چکا ہے لیکن ابھی سرکاری فوجوں کے پاؤں نہیں اکھڑے اور باغی پیدل رسالوں کو کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بیون ۳۰ر اگست۔ سرکاری ایجنسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری فوج ہیوسکا کے دروازہ پر پہنچ چکی ہے۔ یہ شہر ریلوے کا سب سے اہم جنکشن ہے اور سارا گوسا کی شاہراہ پر واقع ہے۔ سرکاری ہوائی بیڑے نے باغیوں کے ان دستوں پر جو ہیوسکا کی طرف جا رہے تھے۔ شدید بمباری کی۔ جس سے باغیوں کو شدید نقصان پہنچا۔

لزبن ۳۰ر اگست۔ ۶۸ باغیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو ڈائنامیٹ سے بھری ہوئی ۱۴ لاریوں کو لے کر فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ ۴۷ کو اسی وقت گولیوں سے اڑا دیا گیا۔

میڈرڈ ۳۰ر اگست۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت روس کی طرف سے بہت سے ہوائی جہاز ہسپانیہ میں بھیجے گئے ہیں۔ انہیں حکومت کی طرف سے باغیوں کے خلاف استعمال میں لایا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسری طرف اٹلی باغیوں کو مدد دے رہا ہے۔

واشنگٹن ۳۱ر اگست۔ صدر جمہوریہ کے سکرٹری نے اعلان کیا۔ کہ ساحل ہسپانیہ پر امریکہ کے ایک تباہ کن جہاز پر کسی نامعلوم طیارے کی طرف سے بم پھینکے گئے۔ اس کے متعلق حکومت ہسپانیہ اور باغیوں سے احتجاجاً اندیشہ ناک طریق پر حساب کیا گیا ہے۔

لاہور ۳۱ اگست۔ آج صبح ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر کے ایل گابا کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ مسٹر کے اے حمید وکیل مسٹر گابا نے درخواست پیش کی۔ کہ اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے اور مسٹر گابا اس کے اجلاس میں شامل ہونا چاہتے ہیں اس لئے مقدمہ ۱۰ر اکتوبر تک بغیر سماعت ملتوی کر دیا جائے۔ عدالت نے درخواست مسترد کر دی۔

کلمپونگ ۳۰ر اگست۔ تبت سے آنے والے مسافروں کا بیان ہے کہ نیا دلائی لامہ دستیاب ہو گیا ہے۔ ابھی اس کے مقام کا نام صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

برگوس ۳۰ر اگست۔ باغیوں کے مستقر کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سرکاری فوج نے کاریالن اور کیمیلو پر حملہ کیا تھا۔ لیکن ۶۰ مقتولین چھوڑ کر میدان سے پسپا ہو گئی۔ نیز بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سرکاری بحری جہاز کے تمام جہاز ران اور عہدیدار باغیوں سے جا ملے۔

ادیس آبابا ۳۰ر اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حبشی قزاقوں نے حبشہ میں کینیڈا اور نیوزی لینڈ کے دو مشنریوں کو قتل کر دیا۔

امرتسر ۳۱ر اگست۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۹ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ دیسی کھانڈ ۸ روپے ۲ آنے سے ۹ روپے ۱۰ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۳ آنے۔ چاندی دیسی ۵۹ روپے ۴ آنے ہے۔

کلکتہ ۳۰ر اگست۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ۱ روپیہ = ۱ شلنگ ۶ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرانک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ ۵/۸ روپے۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۳ مارک۔

بیت المقدس ۳۰ر اگست۔ عرب فلسطین کی ہائی کمیٹی نے مصالحت کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کئی یوم کے اجلاسوں کے بعد مفاہمت کے لئے حکومت عراق کے سرکاری نمائندہ نوری پاشا کی مداخلت کو منظور رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عام ہڑتال ابھی جاری ہے۔ اور اسے عربوں کی ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کی کانفرنس کی منظوری کے بعد واپس لیا جائے گا۔

ماسکو ۳۰ر اگست۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت روس کی طرف سے جلاوطن روسی لیڈر ٹراٹسکی کے ساتھیوں پر بہت مظالم ہو رہے ہیں۔ ان کے خلاف حکومت کے خلاف سازش کرنے کا الزام ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹراٹسکی کے چند ساتھی گولی سے اڑا دیئے گئے ہیں۔

برلن ۳۰ر اگست۔ میڈرڈ میں جرمنی کا سفارت خانہ بند کر دیا گیا۔ حکومت نے عمارت پر پہرہ لگا دیا ہے۔

میڈرڈ ۳۰ر اگست۔ سرکاری فوج نے جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور باغی پسپا ہو رہے ہیں۔ باغیوں کا ایک طیارہ جنگ میں گر کر تباہ ہو گیا۔

قاہرہ بذریعہ ڈاک۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ابن سعود والئے حجاز نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس شہروں میں ریڈیو لگانے کی اجازت دیدی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت حجاز نے مقامات مقدسہ میں ریڈیو لگانے کی ممانعت کر دی تھی۔

کانپور ۳۰ر اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں ایک تقریر کے دوران میں کانگرس کی حمایت کے لئے اپیل کی۔ بلدیہ کی طرف سے انہیں سپاسنامہ پیش کیا گیا کل پنڈت جی انجمن تحفظ حقوق شہریت کا افتتاح کریں گے۔ [illegible]

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی